مثالیں اپنی صور تو انکا حسن تقابل تو دیکھیے پہلی دونوں مین اپنا ... اور یہ شیدہ مزید مجبوع

کو داخل حقیقت مثل مان کر مثلیث مین اتحاد نوع شرط ہونے نہ ہونے کی تردید کی اسکا مقابل

مجموع مذکور کو خارج مان کر تردید مذکور کی ہوتی وہان یہ نہین بلکہ پچھلی دونون

... دیکھے تین یا چار ہونے مین تردید کی اسکا مقابل

معروف ... لال نہین ... لی زنطق صاحب یہ تو

تحفۂ حنفیہ

ربیع الاول | پرچہ ۳ | جلد ۱۴ | سنہ ۱۳۲۶ھ

للہ الحمد والمنہ کہ اس مرد میدان حمایت سنت نے ... [illegible] ... میں قدم رکھا اور اپنے رشحات فیض سے سارے جہان کو سیراب کیا۔ اہل سنت وجماعت کے لیے مخزن خیر وسعادت وخرمن خوبی وبرکت۔ اہل کفر وبدعت کے واسطے تحفۂ ہدایت وگلدستۂ نجات آخرت

باہتمام سے

ابو المساکین ضیاء الدین متوطن پیلی بھیت صانہ اللہ تعالیٰ عن شر کل عفریت

بذریعہ مطبع تحفۂ حنفیہ ... [illegible] ... عظیم آباد طبع ہوا

نمبر	نام مصنف	مضمون
[illegible]	... ظفر الدین صاحب قادری رضوی بہاری ادام ... البار ی۔	... اسمٰعیل صاحب دہلوی کی ... بھی بذیان گوئی کا رد شدید۔
۹	مجدد مائۃ حاضرہ عالم اہل سنت اعلیحضرت مولانا مولوی مفتی احمد رضا خاں صاحب بریلوی مد ظلہ العالی	زکوٰۃ حولان حول کے پہلے یا بعد دینے یا مدت حولان حول کے اندر بتدریج یا ایک ہی دفعہ ادا کرنے اور سونے چاندی کی تعداد نصاب اور کمی بیشی کے حساب کی تفصیل و تحقیق تام۔
۱۰	ایضاً زید فیضہم۔	مسجد کے وردی ... کیفیت قطع صف کی حالت
۱۸	جناب مولانا مولوی ... صاحب بریلوی زید مجدہم السامی۔	تعزیہ اور روضے ... تمام امور کی مذمت اور علم شدہ مرثیہ خوانی سینہ کوبی مجالس ... میں شرکت کی ممانعت اور ان کا موجبین اور انکے متعلقات میں اعانت کی خرابی۔ اور ان افعال شنیعہ کے مرتکب کے پیچھے نماز کے مکروہ تحریمی ہونیکا بیان۔
۲۳	ابو المساکین ضیاء الدین مہتمم تحفۂ حنفیہ عفا عنہ ربہ البریہ	سوانح عمری حضرت مولانا مولوی عبد العلی بحر العلوم لکھنوی قدس سرہ السامی مع قطعات تاریخ وصال
۲۹	ایضاً غفرلہ اللہ تعالیٰ	نظم سلیس جس میں فرقہ حادثہ و قدیمہ ہندوستان کے مختصر حالات و عقائد۔ اور جلسہ اہل سنت و جماعت پوکھریرا ضلع مظفر پور کی مختصر کیفیت اور مسلمانوں کو دینی پند و موعظت اور اس دور آخر میں طرح طرح کے فتنوں کی اشاعت کا بیان

... مرحوم کرنا چاہیے اور تمام خطوط و مضامین بنام مہتمم تحفہ بھیجے جائیں اسکے خلاف میں دفتر تحفہ ہر طرح کے الزام سے بری ہے
ابو المساکین ضیاء الدین مہتمم تحفۂ حنفیہ پٹنہ محلہ لودی کٹرہ

ثالثاً اپنی صور توں کا حسن تقابل تو دیکھیے پہلی دونوں مین اپنا محصل اور یہ قید مزید مجموع کو داخل حقیقت مثل مان کر مثلیت مین اتحاد نوع شرط ہونے نہ ہونے کی تردید کی اسکا مقابل یہ تھا کہ پچھلی دو مین مجموع مذکور کو خارج مان کر تردید مذکور کی ہوتی وہان یہ نہین بلکہ پچھلی دونون مین قیود کو خارج از حقیقت مثل مان کر قیود و نکے تین یا چار ہونے مین تردید کی اسکا مقابل یہ تھا کہ اگلی دونون مین قیود کو داخل مان کر یہی تین یا چار کی تردید ہوتی وہان یہ نہین - یہی منطق صاحب یہ تو آپ کی حسن ادا ہے اسی برتے پر قول فقیر کہ یہ الفاظ براہ صدق و اخلاص سمجھے یا بر سبیل کذب و نفاق وہ ٹھہری تھین کہ تردید تو خوب حاصر بیان فرمائی زہے لیاقت -

(۴۴) سب جانے دو بہر حال اتنا ضرور ہے کہ آپ سمجھین کہ استحالۂ ذاتیہ کے لیے قید اشتراک فی الوجود ضرور ہے اور بالآخر بحکم آنکہ حافظہ نباشد اسکو مہمل کلام والا ٹھہرایا کہ وہابیہ کا یہ عقیدہ نہین کہ مثل یعنی اول جسکو مجدد صاحب ممتنع بالذات کہتے ہین وہ ممکن ہے حاشا وکلا اے جناب آخر یہ حاشا کلا کسلیے وہان چار چیزین تھین - شیئیت فردیت مثلیت فرد اشتراک فی الوجود - ظاہر ہے کہ شیئیت و فردیت تو مناط استحالہ نہین ہو سکتین اور مثلیت فرد کو آپنے ناکافی سمجھکر مجبوری کاٹ کاٹ کر پھر قید اشتراک بڑھائی تو آخر یہی گل کھلا کہ نبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے کمالات مین حضور سے مشارکت و ہمسری محال بالذات ہے - اسیکو فتوائے مبارکہ مین محال بالذات فرمایا تھا اور اسیکو آپ خود بھی محال بالذات کہتی اور ساری وہابی پارٹی کی ٹھیکہ دار بنکر اونکی طرف سے بھی اقرار دیتی ہین حالانکہ اصل عبارت تقویت الایمان جو اس نزاع کی منشا ہے اوسمین صاف صاف یہی اشتراک فی الوجود نہ صرف دو بلکہ کروڑون مین ممکن مانا گیا ہے اسیکو وہابی پارٹی نے صراحۃً ممکن ٹھہرایا ہے (دیکھو نمبر ۴۰ تا ۴۵) افسوس کہ آپنے اسیکو محال بالذات بتا کر امام و ماموم سب کے گلے پر چھری پھیر دی اور پھر پارٹی بھر کی لوٹی وکالت

لیے بیٹھی ہین کہ حاشا کلا تو بہ تلا یہان مقصود صرف اتنا ہی کہ مثل کے معنی اول جب آپ محال بالذات کہتی اور تمام وہابیہ کیطرف سے اوسکے امتناع بالذات کا اوعا دیتی ہین اوسمین منشا استحالہ صرف وہ شی ہی جسکا امکان وہابیہ وامام وہابیہ کے کلام مین مصرح تو آپ کی وکالت اولٹی اپنی ہی خروج کا زیان ہی۔ باقی یہ مصداق اور اوسمین کیا داخل ہی کیا خارج اسکا اجمالی بیان فتوای مبارکہ وسہرہ وتحریر فقیر مین گزرا اور نمبر ہای آیندہ مین آپ کا حل شبہہ آتا ہی انشاء اللہ تعالی۔

(۴۵) **قولہ** اب دیکھنا یہ ہی کہ عبارت سے کونسے معنی سمجھے جاتے ہین وہ تیسرے معنی ہین کہ مجدد صاحب ایک وہابی کا رد کر رہے ہین اور مولوی اسمعیل اور لوگونکے مقتدا کی عبارت بالتصریح کہہ رہی ہی کہ مثل کو ماہیت نوعیہ مین شریک اور اوصاف کمالیہ کو خارج عن الماہیۃ ہونا چاہیے **اقول اولاً** تعیین اگر ثابت ہو تو عبارت مذکورہ سے مفہوم نہو ئی بلکہ خارج سے کہ جسکا رد ہی آپ کے طور پر اونکی عبارت سے خروج اوصاف عن الماہیۃ مستفاد ہی اور آپ عبارت مین چار احتمال نکال کر نفس

عبارت سے ایک کی تعیین کرنے چلے تھے کہ اب دیکھنا یہ ہی کہ عبارت سے کون سے معنی سمجھے جاتے ہین (ذلق صاحب یہ تو آپ کی تمیز کا حال ہی یون کہنا تھا کہ اب دیکھنا ہی کہ یہان کونسے معنی مراد ہو سکتے ہین **ثانیاً** وہ قرینہ خارجہ یعنی عبارت یکروزی سے خروج اوصاف عن الماہیۃ مفہوم ہونا معنی سوم وچہارم دونون مین مشترک ہی کہ دونون مین اوصاف خارج رکھے گئے ہین تو آپنے خاص تیسرا کیسے اخذ کر لیا ہیہین آپ کی اوس تشنیع کا جواب عرض کرتا جاتا ہون جو میری نسبت ارشاد ہوئے تھے کہ مین اونکی بے سمجھی اور بیہودگی چال سے گھبراتا ہون ذلق صاحب بے سمجھ

(۵) اب دیکھنا امر یہ ہی کہ عبارت سے کون سے معنی سمجھے جاتے ہین وہ تیسرے معنی ہین کیونکہ مجدد صاحب اپنے خیال مین ایک وہابی کا رد کر رہے ہین۔

بے ڈھنگے ایسے ہوتے ہین کہ آٹھ کی جگہ چار شقین کرین شقوق مین باہم تقابل نہ کر سکین جو شق اپنی مفہوم ہو اوسکا حکم اوڑا جائین خارج سے تمہین کو خود عبارت سے مفہوم بتائین قرینہ دو مین دائر ہو ایک کو رجما بالغیب معین ٹھہرائین عبارت سے محصل نکالتے ہین اوسکی قیود ضرور بہ مضم اور لغو و فضول اپنی طرف سے منضم فرمائین ع اے تو مجموعۂ خوبی بکدامت گویم لتنے تو بالائی کرشمے ہین پھر اصل ہادم اساس جملہ غوغا و وسواس یوری بے سمجھی کہ نطق صاحب نے طائفہ و امام الطائفہ سب پر چھری پھیر دی اور اپنے زعم مین وکالت کر رہے ہین ع دوستی بیخردان دشمنی است **قولہ** اوس فرقہ کا جسکو یہ فرقہ تبرائیہ وہابیہ کہتا ہو **اقول** اگر تبرا سے یہ مراد کہ محبوبان خدا سے معاذ اللہ تبری اونکی شان مین بے ادبی گستاخی تو الحمد للہ اہل سنت اوس سے بری ہین یہ اشقیاے وہابیہ ہی کو نصیب ہو دیکھو تقویۃ الایمان اور اوسکے رد مین علماے عرب و عجم کے رسائل و فتاوے اور بالخصوص کتاب مستطاب **الکوکبۃ الشہابیہ فی کفریات ابی الوہابیہ** اور اگر مطلق تبری و اظہار برات مقصود اگرچہ دشمنان خدا و اعداے انبیا مثل وہابیہ سے ہو تو الحمد للہ مغضوبان خدا و مبغوضان مصطفے جل وعلا و صلی اللہ تعالی علیہ وسلم سے تبری و اظہار برات ضرور داخل ایمان اہل سنت ہو براءۃ من اللہ ورسولہ۔ ان اللہ بریء من المشرکین ورسولہ انا براء منکم فلما تبین لہ انہ عدو للہ تبرأ منہ من احب للہ وابغض للہ اس عقیدہ پر سیدنا ابراہیم خلیل اللہ علیہ الصلاۃ والسلام سے لیکر آجتک تمام ملت ابراہیمی والے آپ کے طور پر فرقۂ تبرائیہ ٹھہرے پھر تبرا عرف حال مین لعنت کو کہتے ہین اوسکا بھی یہی حال ہو اہل حق ضرور ضرور تمام ملعونان خدا پر لعنت کرتے ہین ہان جانتے ہو کہ ملعونان خدا کون ہین وہی جو محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم و سائر انبیاے کرام و اولیاے عظام علیہم الصلاۃ

والسلام کی شان مین گستاخیان کرتے ہین اللہ عزوجل فرماتا ہے ان الذین یؤذون
اللہ ورسولہ لعنہم اللہ فی الدنیا والآخرۃ واعد لہم عذابا مہینا
جب خدا نے اون پر لعنت کی تو خدا والے کیون نہ کرین کہ ارشاد ہوا اولئک
یلعنہم اللہ ویلعنہم اللاعنون اور فرمایا گیا علیہم لعنۃ اللہ والملئکۃ
والناس اجمعین ہان یہ لطف ضرور حاصل ہوا کہ آپنے اس بنا پر کہ اہل سنت نے
اپنے رب جل جلالہ کے اتباع حکم سے گستاخان شان رسالت یعنی وہابیہ پر لعنت کی
اہل سنت کا نام فرقہ تبرائیہ رکھا یعنی فرقہ لاعنہ تو ہم فاعل ہوئے اور وہابیہ مفعول
اب آپ ہی کے بیان سے آپ کے فرقہ وہابیہ کا نام فرقہ ملعونہ ٹھہرا کہ ہر لاعن کا
ہر فاعل غیر قاصر کو مفعول بہ درکار ہے اہل سنت لاعن اور وہابیہ ملعون
رضینا قسمۃ الجبار فینا؛

(۴۶) **قولہ** مولوی اسمٰعیل صاحب یکروزی مین یون محل نزاع و دلیل بیان کرتے ہین
اقول ہی وہابیت صاحب آپ کے مقتدا صاحب روباہ بازیون مین سب وہابیہ کے گرو
تھے اس بیان مین تین چال کھیلے اور اونسے سیکھ کر وہی تینون آپ کے مونھ مین پڑے
کہ جا بجا ادگلے **اول** اشتراک فی الماہیۃ کی قید بڑھا دی حالانکہ اصل منشا فساد
یعنی عبارت تقویۃ الایمان مین جن بھی براج رہے ہین **دوم** مثل کی ایک نئی اصطلاح
تراشی جسمین مشارکت ماہیت نوعیہ و مشارکت اوصاف کمالیہ دونون
ماخوذ حالانکہ وہ اصطلاح فلاسفہ جسپر آپ سر منڈائے بیٹھے ہین ادسمین

سوا مشارکت نوع کے مثلیت کے لیے اور کچھ درکار نہیں سوم خود آپ
اپنی تعریف ساختہ مثل میں مشارک آنجناب باشد در اوصاف کمال کہکر اونہیں
سطروں میں بیان دلیل کیلیے جو چک پھیری لی ہے تو ایک جہانوں لی میں مشارکت
اوصاف اور ذکر نفس اتصاف میں کلام رہگیا یعنی مرتبہ بشرط شے سے مرتبہ لا بشرط شے
اسی پر تو علامہ خیرآبادی نے تحقیق الفتوی میں فرمایا تھا حقیقت حال اینست کہ
تشخص نفس بذاتہ از اشتراک و لو بین اثنین ابا می کند و ہمچنان بعض کمالات مختصہ
جناب رسالتمآب صلی اللہ تعالی علیہ وسلم از اشتراک بین اثنین آبی ست چنانکہ ختم نبوت
کہ اگر در دو شخص مشترک فرض کردہ شود اتصاف یک شخص بآن مستلزم انتفاے
اتصاف شخص دومی بآن ست چنانچہ مذکور شد قائل از حال وصف چشم پوشی
کردہ امکان اتصاف نفس ماہیت بآن دست آویز امکان اشتراک
آن می گرداند و این معنی را کہ این وصف در دو شے مشترک نمی تواند شد
بالاے طاق نسیان می گزارد اھ قولہ یکروزی کی عبارت بالتصریح کہہ رہی
ہے کہ جس مثل میں مولوی اسمعیل صاحب نزاع کرتے ہیں اوسکو ماہیت نوعیہ میں شریک ہونا
چاہیے مثل بمعنی اول کو محل نزاع قرار دینا بڑی بددیانتی کی بات ہے اقول نزاع
یکروزی پر قائم نہ ہوئی بلکہ تقویۃ الایمان کی تحریر پر یکروزی بھی اوسی نزاع کی شاخ ہے

کہ خود اوسکی ابتدا اونھین لفظونسے ہی کہ مقصود معترض اعتراض سے عبارت تقویت الایمان اور تقویت الایمان مین خاص وہ جن والی عبارت بالتصریح کہہ رہی ہی کہ جس مثل مین نزاع ہی اوسکو ماہیت نوعیہ مین شریک ہونا ہرگز ضرور نہین اور جمیع اوصاف کمالیہ مین مشارک و برابر ہونا ضرور ہی تو اس مصطلح فلاسفہ کو محل نزاع قرار دینا پھر اوسمین قید اوصاف اضافہ کرنا پھر مشارکت فی الاوصاف سے محض اتصاف کیطرف بھاگ جانا بڑی بھاری بے ایمانی کی بات ہی مگر آپ کیا کرین کہ اوپر سے یونہین ہوتی آئی ہی یہ ایک ایک زبان مین ٹھہری ٹھہری بے ایمانی مقتدا جی ہی نے سکھائی ہی۔ اب کہیے کہ فتوای مبارکہ سوال از آسمان و جواب از ریسمان ہی یا آپکے مقتدا جی کی بکروزی اور آپ کی تحریر سفاہت روزی۔

(۷۴) **قولہ** ختم نبوت کے ایک فرد کا مثل مین پایا جانا اور دوسرے فرد کا آنحضرت مین پایا جانا یعنی اشتراک فی الوجود کے طور پر محال بالذات ہی امتناع مثل کب ہی **اقول اولاً** کے طور پر بھی کیا طور ہی شاید پایا جانا متحقق ہونا موجود ہونا نہین اور جب ایک فرد ایک مثل مین موجود دوسرا دوسرے مین تو اشتراک فی الوجود اور کیا چیز ہی جس سے جدا اور اوسکے طور پر جو

شائدآپ اشتراک فی الوجود بمعنی معیت فی الوجود سمجھے ہوئےہین پہلے بھی اسپرتنبیہ کردی
تھی **ثانیاً** یہی اشتراک فی الوجود جسے آپ محال بالذات مان رہے ہین آپکا
مقتدا اور اوسکے مقتدی اسیکو نہ دو بلکہ کرورون مین ممکن کہہ رہے ہین اسی پر
نزاع تھی اور یہی آپ نے محال بالذات مان لیا **ثالثاً** جب اشتراک فی الوجود
محال بالذات ہوا اور مماثلت کی نفس ذات مین مشارکت فی الاتصاف موجود
خود شہید جی کہہ گئے اور آپنے نقل کی کہ مثل عبارت ست از مشارک آنجناب در
اوصاف کمال اور مشارکت فی الاتصاف نہین مگر مشارکت فی وجودہا لمحالہا
اور وجودہا نہین مگر یہ وجودہا لمحالہا تو مماثلت نہین مگر مشارکت فی الوجود اور
وہ تمھارے اقرار سے محال بالذات ہے تو مماثلت محال بالذات ہے اور تمھاری تسلیم سے
یہی معنی امتناع مثل ہے تو دلیل و دعوی مین مطابقت نمانا نطق و وہابیت
کی محض جہالت عدم مطابقت ایسی ہوتی ہے جو آپ کے مقتدا جی نے دکھائی
کہ دعوی مین مشارکت اور دلیل مین نرا اتصاف ع چھائی جاتی ہے دیکھو تو سراپا کسپر تو

(۴۸) **قولہ** یہ اوس تقدیر پر بھی ہو سکتا ہے کہ اشتراک فی الصلوح مراد ہو۔

اقول کہان وہ الفاظ کریمہ کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے تمام
اوصاف کمالیہ مین حضور کا شریک و ہمسر کہ ہر کمال کا ایک فرد حضور اقدس

صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو عارض ہو اور دوسرا اوس مثل مفروض کو جسمین صاف صاف
اشتراک فی العروض اشتراک فی الاتصاف کی صریح تصریح ہے اوس سے اشتراک فی الصلوح
علی سبیل البدلیۃ مع امتناع المشارکۃ فی العروض سمجھنا آپ ہی جیسے سمجھ وال کا کام ہے ہان
صاحب آپ منطقی سمجھ کے لوگ مین الاشیاء تعرف باضدادھا کے یہی معنی سمجھے ہونگے
کہ کلام سے اوسکی ضد مراد سمجھا کرو **قولہ** دوسرے یہ مین نے کب تسلیم کیا ہے **اقول** آپنے
اشتراک فی الوجود کا محال بالذات ہونا بجا بجا تسلیم کیا اور اسکی تسلیم سے کام تھا اسیکو طائفہ
و امام طائفہ ممکن کہتا تھا اسیکو فتوای مبارکہ مین محال بالذات فرمایا باقی زق زق ناحق کی زٹل ہے

(۴۹) **قولہ** اگر فرمائیے کہ ہماری وہی مراد ہے جسکو تم ایک تقدیر پر محال مانتے ہو **اقول**
ہماری وہ مراد ہے جسکو تم ہر تقدیر پر محال بالذات مانتے ہو یعنی نبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے جمیع
اوصاف کمالیہ مین مشارکت فی الاتصاف اسیکو تقویۃ الایمان مین دوہاٹے ممکن کہا تھا اسیکو
فتوای مبارکہ مین محال فرمایا اسیکو آپنے محال بالذات مطلقاً بتایا اسکا استحالہ قیود کے داخل
یا خارج ہونے پر موقوف نہین زٹل صاحب یہ تمہارا نیا ناز ہے جسے بحث سے علاقہ نہین باقی یہ کہ کیا
استحالہ سے استحالہ مثل کیونکر ہوگیا یہ ابھی نمبر ۴۴ مین عرض کرچکا ہون۔

(۵۰) **قولہ** یہ نزاع لفظی ہے متکلم ایک معنی لیکر ممکن بالذات کہتا ہے تم دوسرے معنی لیکر محال بالذات
کہتے ہو **اقول** یہ ایک معنی اور دوسرے معنی سب آپکے تراشیدہ ہین ہان متکلم کے پیشوا نے اشتراک فی الوجود
ہی کو ممکن کہا تھا نہ دو مین بلکہ کروڑون مین فتوای مبارکہ مین اسیکو محال بالذات فرمایا اسیکو آپنے محال بالذات
مانا تو نزاع لفظی ہوئی یا معنوی۔

(۵۱) **قولہ** مستفتی کے جواب مین یہ کہنا چاہیے تھا کہ اگر وہ مولوی اسمعیل صاحب کے موافق کہتا
ہے تو اوسکا یہ حکم اور اگر وہ اس مثل کو ممکن کہتا ہے جو فتوے مین بیان کی گئی تو غلط۔

مسئلہ از گونڈہ بہرائچ محلہ چھاؤنی مکان مولوی شرف علی صاحب مرسلہ حضرت سید حسین حیدر میاں صاحب برکاتہم

۱۴ جمادی الاولی سنہ ۱۳۱۰ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین لطف اللہ بہم اجمعین ان مسائل میں

مسئلہ اولی

زکوٰۃ بتدریج دیجائے یا یکمشت دینے میں کیا نقصان ہے بینوا توجروا

الجواب

اگر زکوٰۃ پیشگی ادا کرتا ہے یعنی ہنوز حولان حول نہوا کہ وجوب ادا ہوجاتا خواہ یوں کہ ابھی نصاب نامی
فارغ عن الحوائج کا مالک ہوئے سال تمام نہوا یا یوں کہ سال گزشتہ کی دے چکا ہے اور سال رواں ہنوز
تمام پر نہ آیا تو جب تک انتہائی سال نہو بلاشبہہ تفریق و تدریج کا اختیار کامل رکھتا ہے جس میں اصلا کوئی
نقصان نہیں کہ حولان حول سے پہلے زکوٰۃ واجب الادا نہیں ہوتی۔ درمختار میں ہے شرط افتراضہ
ادائہا حولان الحول وھو فی ملکہ تو ابھی شرع اُس سے تقاضا ہی نہیں فرماتی یکمشت دینے کا مطالبہ
کہاں سے ہوگا یہ پیشگی دینا تبرع ہے ولا جبر علی المتبرع وھذا ظاہر جدا۔ اور اگر سال گزر گیا
اور زکوٰۃ واجب الادا ہوچکی تو اب تفریق و تدریج ممنوع ہوگی بلکہ فورا تمام و کمال زر واجب الادا ادا کرے
کہ مذہب صحیح و معتمد و مفتی بہ پر ادائے زکوٰۃ کا وجوب فوری ہے جس میں تاخیر باعث گناہ۔ ہمارے ائمہ ثلثہ
رضی اللہ تعالی عنہم سے اسکی تصریح ثابت رواہ الفقیہ ابو جعفر عن الامام الاعظم و ذکرہ
ابو یوسف فی الامالی کما فی الخلاصۃ و فی منتقی الامام ابی عبد اللہ محمد بن عبد اللہ
الحاکم الشہید رحمہ اللہ تعالی علی ما نقل القہستانی عن المحیط انہ علی الفور عندھما
وعن محمد لا تقبل شہادۃ من اخرہا فہذا ظاہر فی انہ ھو المذہب المروی عن الشیخین
فی ظاہر الروایۃ۔ فتح القدیر میں ہے یلزم بتاخیرہ من غیر ضرورۃ الاثم کما صرح

مسئلہ از گونڈہ بہرائچ محلہ چھاؤنی مکان مولوی شرف علی صاحب مرسلہ حضرت سید حسین حیدر میاں صاحب برکاتی

۱۳ جمادی الاولی ۱۳۳۰ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین لطف اللہ بہم اجمعین۔ ان مسائل میں

مسئلہ اولے

زکوٰۃ بتدریج دیجائے یا یکمشت دینے میں کیا نقصان ہے بینوا توجروا

الجواب

اگر زکوٰۃ پیشگی ادا کرتا ہے یعنی ہنوز حولانِ حول نہوا کہ وجوب ادا ہوجاتا خواہ یوں کہ ابھی نصاب نامی فارغ عن الحوائج کا مالک ہوئے سال تمام نہوا یا یوں کہ سال گزشتہ کی دے چکا ہے اور سال رواں ہنوز ختم پر نہ آیا تو جب تک انتہائی سال نہو بلاشبہہ تفریق و تدریج کا اختیار کامل رکھتا ہے جس میں اصلا کوئی نقصان نہیں کہ حولان حول سے پہلے زکوٰۃ واجب الادا نہیں ہوتی۔ درمختار میں ہے شرط افتراض ادائہا حولان الحول وھو فی ملکہ تو ابھی شرع اُس سے تقاضا ہی نہیں فرماتی یکمشت دینے کا مطالبہ کہاں سے ہوگا پیشگی دینا تبرع ہے ولاجبر علی المتبرع وھذا ظاہر جدا۔ اور اگر سال گزر گیا اور زکوٰۃ واجب الادا ہوچکی تو اب تفریق و تدریج ممنوع ہوگی بلکہ فوراً تمام و کمال زر واجب الادا ادا کرے کہ مذہب صحیح و معتمد و مفتیٰ بہ پر ادائے زکوٰۃ کا وجوب فوری ہے جس میں تاخیر باعث گناہ۔ ہمارے ائمہ ثلٰثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے اسکی تصریح ثابت رواہ الفقیہ ابوجعفر عن الامام الاعظم و ذکرہ ابویوسف فی الامالی کما فی الخلاصۃ وفی منتقی الامام ابی عبداللہ محمد بن عبداللہ الحاکم الشہید رحمہ اللہ تعالیٰ علی ما نقل القہستانی عن المحیط انہ علی الفور عندہما وعن محمد لاتقبل شہادۃ من اخرہ فہذا ظاہر فی انہ ھو المذہب المروی عن الشیخین فظاہر الروایۃ۔ فتح القدیر میں ہے یلزم بتاخیرہ من غیر ضرورۃ الاثم کما صرح

الکرخی والحاکم الشہید فی المنتقی وھو عین ما ذکرہ الفقیہ ابو جعفر عن ابی حنیفۃ
رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہ یکرہ ان یؤخرھا من غیر عذر فان کراھۃ التحریم ھی المحمل
عند اطلاق اسمھا عندھم وکذا عن ابی یوسف وعن محمد ترد شھادتہ بتاخیر الزکوٰۃ
لان الزکوٰۃ حق الفقراء فقد ثبت عن الثلثۃ وجوب فوریۃ الزکوٰۃ اھ ملخصًا۔ فتاوی
امام قاضی خان میں ہے: ھل یأثم بتاخیر الزکوٰۃ بعد التمکن ذکر الکرخی انہ یأثم وھکذا
ذکر الحاکم الشہید فی المنتقی وعن محمد ان من اخر الزکوٰۃ من غیر عذر لا تقبل
شھادتہ وروی ھشام عن ابی یوسف لا یأثم اھ ملخصًا **قلت** فقد قدم التاثیم
وما یقدمہ فھو الراجح الاظھر الاشھر عندہ کما نص علیہ بنفسہ ویکون ھو المعتمد
کما صرح بہ الطحطاوی والشامی وغیرھما وکذا قدمہ فی الھدایۃ والکافی۔ فتاوی
۳ عالمگیریہ میں ہے: یجب علی الفور عند تمام الحول حتی یأثم بتاخیرھا من غیر عذر وفی روایۃ
الرازی علی التراخی حتی یأثم عند الموت والاول اصح کذا فی التہذیب۔ جواہر الاخلاطی میں ہے
یجب الزکوٰۃ علی الفور حتی یأثم بتاخیرہ بلا عذر وقیل علی التراخی والاول اصح اھ
ملخصًا۔ مجمع الانہر میں ہے: قال محمد لا تقبل شھادۃ من لم یؤد زکاتہ وھذا یدل
علی الفور کما قال الکرخی وعلیہ الفتوی۔ تنویر الابصار و درمختار میں ہے: (وقیل فوری)
ای واجب علی الفور (وعلیہ الفتوی) کما فی شرح الوھبانیۃ (فیأثم بتاخیرھا)
بلا عذر (وترد شھادتہ) لان الامر بالصرف الی الفقیر معہ قرینۃ الفور وھی
انہ لدفع حاجتہ وھی معجلۃ فمتی لم تجب علی الفور لم یحصل المقصود من الایجاب
علی وجہ التمام وتمامہ فی الفتح اھ **اقول** فاذا کان ھذا ھو قضیۃ الدلیل
الالصق بمقصد الشرع الجلیل وھو الاحوط فی الدین والادفع لکید الشیاطین

والانفع لفقراء المسلمین وقد جزم بہ المولی فقیہ النفس قاضی الامۃ وصححہ من مر ویاتی من
کبار الائمۃ وقد ثبت عن ساداتنا الثلثۃ مالکی الازمۃ وقد نص کثیرون ان علیہ الفتوی
ومعلوم ان ھذا اللفظ آکد واقوی فعلیہ فلیکن التعویل والاعتماد وان حکی التراخی ایضا
عن الثلثۃ الامجاد وصححہ الباقانی والتاتارخانیۃ بل قال المولی المحقق علی الاطلاق
فی فتح القدیر ما ذکر ابن شجاع من اصحابنا ان الزکوۃ علی التراخی یجب حملہ علی ان المراد
بالنظر الی دلیل الافتراض ای دلیل الافتراض لا یوجبھا وھو لا ینفی وجود دلیل الایجاب اھ
قال العلامۃ السید احمد المصری فی حاشیۃ الدر المختار اختار الکمال ان الزکوۃ فریضۃ
وفوریتھا واجبۃ ویصلح ھذا توفیقا بین القولین اھ **قلت** وکان ظھر لی التوفیق
بان من قال بالتراخی فمرادہ ان وقتہ العمر فیکون اداء متی ادی وان اثم بالتاخیر
ومن قال بالفور اراد انہ یاثم بالتاخیر وان لم یصر بہ قضاء ولا بدع فی ذلک فان ۳
الحج فوری علی الراجح مع الاجماع علی انہ لو تراخی کان اداء ونظیرہ سجدۃ التلاوۃ وجوبھا
فوری عند ابی یوسف ومتراخ عند محمد وھو المختار کما فی النھر والامداد والدر المختار واذا
اداھا بعد مدۃ کان مؤدیا اتفاقا لا قاضیا کما فی النھر الفائق وغیرہ **اقول** لکن یخدش
التوفیقین ما قدمنا عن الخانیۃ حیث فرض المسئلۃ فی التاثیم ونص روایۃ ھشام
عن ابی یوسف لا یاثم فلا بد من ابقاء الخلاف وترجیح الراجح او یقال ان ھشاما انما
سمع التراخی فنقل ھو او من روی عنہ بالمعنی علی ما فھم ولعل فیہ بعد ما یعرف وینکر
فلیتدبر واللہ تعالی اعلم۔ بلکہ ہمارے بہت ائمہ نے تصریح فرمائی کہ اُسکی ادا میں دیر کرنے والا
مردود الشہادۃ ہے یہی منقول ہے محرر مذہب سیدنا امام محمد رحمہ اللہ تعالی سے کما مر عن الفتح
والخانیۃ ومجمع الانھر ومثلہ فی خزانۃ المفتین وفی شرح النقایۃ عن المحیط وفی

جواهر الاخلاطی وبه جزم فی التنویر والدر کما سمعت ونقل الامام الخاصی وصاحب
المضمرات شرح القدوری والطحطاوی والشامی وغیرهم عن الامام قاضیخان ان علیه
الفتوی وبه اخذ الفقیه ابو اللیث رحمه الله تعالی **اقول** قول من قال ترد شهادته
یؤید ما لکما لا یخفی ومن قال لا فقوله لا یخالفنا اذ لیس کل ما یترجح فیه الاثم وان صغیرة
مما یرد به الشهادة کما لیس یخاف علی من طالع کتاب الشهادة اور شک نہیں کہ تدریج میں
اگر کل کی تاخیر نہ ہوئی تو بعض کی ضرور ہوگی حالانکہ اوسپر واجب تھا کہ کل مطالبہ فی الفور ادا کرے
لان الایجاب الفوری انما هو للکل لا البعض وهذا ظاهر جدا **ثم** فی معنی الفور
ههنا بحث للعلامة الشامی قدس سره السامی حیث قال قوله فیأثم بتاخیرها الخ
ظاهره الاثم بالتاخیر ولو قل کیوم او یومین لانهم فسروا الفور باول اوقات الامکان
وقد یقال المراد ان لا یؤخر الی العام القابل لما فی البدائع عن المنتقی بالنون اذا لم یؤد
حتی مضی حولان فقد اساء واثم اهـ فتامل اهـ **اقول** لا یخفی ان هذا القول المعتمد
منقول فی عامة الکتب بلفظ الفور وعدم التاخیر وانما معناه کما نصوا علیه واقدم
انتم هو الاتیان فی اول اوقات الامکان فالتقیید بعدم التاخیر عاما تغییر لا تفسیر
ویظهر لی ان قضیة الدلیل ایضا تخالفه فان العلماء کالامام فقیه النفس الامام
المحقق علی الاطلاق والامام حسین بن محمد السمعانی صاحب خزانة المفتین والعلامة
برهان الدین ابی بکر بن ابراهیم الحسینی صاحب جواهر الاخلاطی وغیرهم رحمهم الله تعالی
ذکروا تعلیل تفرقة محمد بایجاب الزکوة علی الفور والحج متراخیا بان الزکوة حق الفقراء
فیأثم بتاخیر حقهم بخلاف الحج فانه خالص حق المولی سبحانه وتعالی وانت تعلم
ان حق العبد بعد وجوب الاداء والتمکن منه لا یتاخر اصلا الا تری ان الاجل اذا

حل فمطل الغنی ظلم وان قل وکذا ما حقق المولی المحقق حیث اطلق من ان مع النص
قرینة الفور وهو الشرع لدفع حاجة الفقراء وهی معجلة یدل علی الفور الحقیقی و
لا یتفاوت التسویف بعام واعوام فی عدم حصول المقصود علی وجه التمام لاجرم ان
قال فی مجمع الانهر بعد ذکره الفتوی علی فوریة الزکوٰة معنی یجب علی الفور انه
یجب تعجیل الفعل فی اول اوقات الامکان اھ وقد سمعت نص الخانیة اذ قال
هل یاثم بتاخیر الزکوٰة بعد التمکن الخ وقال فی خزانة المفتین یاثم بتاخیر الزکوٰة
بعد التمکن ومن اخر من غیر عذر لا تقبل شهادته لان الزکوٰة حق الفقراء فیاثم
بتاخیر حقهم اھ ملخصا فهذه نصوص صرائح وما فی المنتقی مفهوم والصریح مقدم
علی المفهوم مع انه هو الذی یقضی به الدلیل فحق ان یکون علیه التعویل نعم لا عذر
فی تقییده رد الشهادة بمرور المدة فان دلیل الفور ظنی والثابت به الوجوب فترکه ۵
صغیرة لا ترد به الشهادة الا بعد الاصرار ولا بد له من مرور مدة کما افاده البحر
فی البحر فی مسئلة تاخیر الحج واللہ تعالی اعلم۔ پھر بعد وجوب ادا تدریج کی مضرت اظہر
من الشمس کہ مذہب صحیح پر ترک فور کرتے ہی گنہگار ہوگا اور مذہب تراخی پر بھی تدریج نامناسب
کہ تاخیر میں آفات ہیں وقال تعالی سارعوا الی مغفرة من ربکم وقال تعالی فاستبقوا
الخیرات ظاہر ہے کہ وقت موت معلوم نہیں ممکن کہ پیش از ادا آجائے تو بالاجماع گنہگار ہوگا فان
کل موسع یتضیق عند الموت کما نصوا علیه ولذا صرح القائلون بتراخی الوجوب
انه یاثم عند الموت کما قدمنا۔ اسی طرح تدریج میں اور وقتین بھی محتمل کما لا یخفی علی خادم
الفقه۔ اور مالی وجانی حوادث سے محفوظ بھی رہا تو نفس پر اعتماد کسے ہے فان الشیطان
یجری من الانسان مجری الدم ممکن کہ بہکادے اور آج جو قصد ادا ہے کل یہ بھی نہ رہے

سیدنا وابن سیدنا امام ابن الامام کریم ابن الکرام حضرت امام محمد باقر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک قبائے
نفیس بنوائی طہارت خانے مین تشریف لے گئے وہان خیال آیا کہ اسے راہ خدا مین دیجیے فوراً خادم کو
آواز دی قریب دیوار حاضر ہوا حضور نے قبائے مطلے اوتار کر دی کہ فلان محتاج کو دے آ۔ جب باہر
رونق افروز ہوئے خادم نے عرض کی اس درجہ تعجیل کی وجہ کیا تھی فرمایا کیا معلوم تھا کہ باہر آتے آتے
نیت مین فرق آجاتا سبحان اللہ یہ اونکی احتیاط ہے جوان عبادی لیس لک علیہم سلطن
کی آغوش مین پلے اور انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اہل البیت ویطہرکم تطہیرا
کے دریا مین نہائے دھلے صلے اللہ تعالیٰ علے ابیہم الکریم الاکرم وعلیہم اجمعین و
بارک وسلم۔ پھر ہم کہ سخرۂ دست شیطان ہین کس امید پر بے خوف و مطلق العنان ہین۔ و
حسبنا اللہ ونعم الوکیل ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔ میرے نزدیک چند
باتین لوگون کو تدریج پر حامل ہوتی ہین کبھی یہ خیال کہ اہم فالاہم مین صرف کرین یعنی جس وقت جس ۴
حاجتمند کو دینا زیادہ مناسب سمجھین اوسے دین۔ کبھی یہ کہ سائل بکثرت آتے ہین یہ چاہتا ہے
مال زکوٰۃ اونکے لیے رکھ چھوڑے کہ وقتاً فوقتاً دیا کرے کبھی یکمشت دینا نفس پر بار ہو اور
تھوڑا تھوڑا نکلتا جائیگا تو معلوم نہو گا جنھین یہ خیال ہون اونکے لیے راہ یہی ہے کہ زکوٰۃ پیشگی دیا کرین
مثلاً ماہ مبارک رمضان مین اونپر حولان حول ہوتا ہے تو رمضان سہ کے لیے شوال سہ سے
دینا شروع کرین اور ختم سال تک بتدریج حسب رائے و مصلحت دیتے رہین کہ یون انکے مقاصد بھی
حاصل ہونگے اور تدریج مذموم و ممنوع سے بھی بچین گے واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم وعلمہ جل مجدہ اتم واحکم

مسئلہ ثانیہ

زید کے پاس زیور ہے وہ اوسکی زکوٰۃ دیتا ہے آیندہ کو زیور زیادہ ہو تو کس حساب سے زر زکوٰۃ
زیادہ کیا جائے بینوا توجروا۔

الجواب

شریعت مطہرہ نے سونے چاندی کی نصاب پر کہ حوائج اصلیہ سے فارغ ہو خواہ وہ روپیہ اشرفی ہو
یا گہنا یا برتن یا ورق یا کوئی شے حولان حول قمری کے بعد چالیسواں حصہ زکوۃ میں مقرر فرمایا ہے۔
سونے کی نصاب ساڑھے سات تولے ہے اور چاندی کی ساڑھے باون تولے پھر نصاب کے
بعد جو کچھ نصاب مذکور کے پانچویں حصے تک نہ پہونچے معاف ہے اوس پر کچھ واجب نہیں ھذا ھو
مذهب صاحب المذهب رضی اللہ تعالیٰ عنہ وھو الصحیح کما فی التحفۃ ثم مجمع الانہر
جب خمس کامل ہو جائے اوس پر پھر اس خمس کا چالیسواں حصہ فرض ہوگا یونہیں ایک خمس سے دوسرے
تک عفو اور ہر خمس کامل پر اوسکا ربع عشر مثلاً ایک شخص کے پاس ۷۰ تولہ سونا ہے اوس پر ۲۱ ماشہ
سونا زکوۃ میں دینا ہے اور اگر ۱۰ تولہ سے کم اسپر زائد ہو مثلاً ایک رتی کم ۹ تولہ ہو جب بھی وہی
۲ ماشہ ۶ سرخ واجب ہے یہ رتی کم ۱۰ تولہ معاف ہے ہاں اگر پورا ۱ تولہ ۶ ماشہ کہ خمس نصاب ہے اور ہو تو اسکا بھی ربع عشر
یعنی ۳ ۳/۵ سرخ اور واجب ہوگا کل ۹ تولہ پر ۲ ماشہ ۵ ۳/۵ سرخ ہے پھر ۱۰ تولہ پورے ہونے تک کچھ نہ بڑھیگا
جب ۱۰ تولہ ۶ ماشہ کامل ہو وہی ۳ ۳/۵ سرخ اور بڑھکر ۲ ماشہ ۳ ۱/۵ سرخ واجب الادا ہوگا وعلی ہذا القیاس
اسی طرح جسکے پاس ۵۲ تولہ ۶ ماشہ چاندی ہے اسپر ۱ تولہ ۳ ماشہ ۱ سرخ چاندی واجب ہے اور جب تک ۱۰ تولہ ۶ ماشہ چاندی
کہ خمس نصاب ہے نہ بڑھے یہی واجب رہیگا جب ۶۳ تولہ کامل ہو جائے تو اس ۱۰ تولہ کا ۱/۴۰ یعنی ۳ ماشہ
۱ ۱/۵ سرخ اور زائد ہو کر ۱ تولہ ۶ ماشہ ۱/۵ سرخ دینے ہونگے پھر ۷۳ تولہ ۶ ماشہ کے قریب تک یہی دینا ہے
جب ۷۳ تولہ پورے ہوں تو وہی ۱/۵ کا ۱/۴۰ اضافہ ہو کر ۱ تولہ ۱۰ ماشہ ۲/۵ سرخ کا وجوب ہوگا وعلیہ قس
در مختار میں ہے نصاب الذھب عشرون مثقالا والفضۃ مائتا درھم کل عشرۃ دراھم
وزن سبعۃ مثاقیل والمعتبر وزنھما اداء ووجوبا لا قیمتھما واللازم فی مضروب
کل منھما ومعمولہ ولو تبرا او حلیا مطلقا مباح الاستعمال اولا ربع عشر وفی کل خمس

بعضو الخاء بحسابه ففی کل اربعین درهما درهم وفی کل اربعة مثاقیل قیراطان وما بین الخمس الی الخمس عفو وقالا ما زاد بحسابه وهی مسئلة الکسور اھ ملخصا پھر جو شخص مالک نصاب ہو اور ہنوز حولان حول نہوا کہ سال کے اندر ہی کچھ اور مال اسی نصاب کی جنس سے خواہ بذریعۂ ہبہ یا میراث یا شرا یا وصیت یا کسی طرح اسکی ملک مین آیا تو وہ مال بھی اصل نصاب مین شامل کر کے اصل پر سال گزرنا اُس سب پر حولان حول قرار پائیگا اور یہان سونا چاندی تو مطلقاً ایک ہی جنس ہین خواہ انکی کوئی چیز ہو اور مال تجارت بھی انھین کی جنس سے گنا جائیگا اگرچہ کسی قسم کا ہو کہ آخر اوسپر زکوٰۃ یونہین آتی ہے کہ اوسکی قیمت سونے یا چاندی سے لگا کر انھین کی نصاب دیکھی جاتی ہے تو یہ سب مال زر و سیم ہی کی جنس سے ہین اور وسط سال مین حاصل ہوئے تو ذہب و فضہ کے ساتھ شامل کر دیے جائینگے بشرطیکہ اس ملانے سے کسی مال پر سال مین دوبارہ زکوٰۃ نہ لازم آئے پھر ملانے کے بعد عفو و ایجاب کے وہی احکام ہین جو اوپر گزر لیے۔ مثلاً ایک شخص یکم محرم ۱ھ کو ۲۰ تولہ سونے کا مالک ہوا اور اوسکے سوا جنس زر و سیم سے اور کوئی چیز اوسکی ملک نہین تو اُسپر ۹ ماشہ سونا زکوٰۃ مین فرض ہے کہ سلخ ذی الحجہ ۱ھ کو واجب الادا ہوگا ہنوز سال تمام نہوا کہ مثلاً یکم رجب کو ۱ تولہ اور یکم ذی الحجہ کو ۱ تولے سونا اوسے اور ملا کہ اب کل ۲۲ تولے ہوگیا تو سلخ ذی الحجہ کو اس مجموع کی زکوٰۃ ۹ ماشہ ۱ رتی ۲ چاول سونا واجب الادا ہوگا گویا اس سب پر سال گزر گیا اگرچہ واقع مین اوس ایک تولے کو ہنوز چھ مہینے اور اس دو تولے کو ایک ہی مہینہ گزرا ہے اور اگر اوس تولہ بھر کے بعد اور نہ ملا کہ سال تمام پر صرف ۲۱ تولہ تھا تو وہی ۹ ماشہ واجب رہین گے کہ نصاب کے بعد خمس پورا ہونے تک زیادت معاف ہے اسی طرح اگر تین تولہ سونا تو نہ ملا مگر مثلاً ۲۰ ذی الحجہ کو اسنے اپنی زمین یا غلہ یا اثاث البیت کے عوض اسقدر مال تجارت خریدا جسکی قیمت ۳ تولے سونے تک پہونچی تو اگرچہ اسے ملک مین آئے ابھی دس ہی دن گزرے مگر مجموع ۲۳ تولے کی زکوٰۃ واجب ہوگی۔ ہان اگر اسکے پاس مثلاً ایک نصاب بکریون

(باقی در پرچۂ آیندہ)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کیا فرماتے ہین علمای دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ مین کہ مسجد کے درمین کھڑے ہوکر
نماز پڑھنا کیسا ہے۔ اکثر موسم گرما مین امام درمین کھڑے ہوکر نماز پڑھاتے ہین۔ جمعہ کے روز مقتدی
بلا عذر درون مین کھڑے ہوکر نماز پڑھتے ہین۔ جو شخص واقف ہونے پر بھی کہ درمین کھڑے
ہوکر نماز پڑھانا مکروہ ہے۔ اپنی ہٹ دھرمی سے درمین کھڑے ہوکر نماز پڑھائے اور دوسرونکو
پڑھانیکی اجازت دے اور یہ کہے کہ اس مسئلے مین اختلاف ہے مگر اصح یہ ہے کہ نماز مکروہ نہین ہوتی
اوسکا کیا حکم اور اوسکے پیچھے نماز پڑھنا کیسا ہے بینوا توجروا۔

المستفتی

محمد حیدر سنی حنفی متبع اکابر و اجلای حرمین شریفین صدر بازار جبلپور ۱۷ صفر مظفر سنہ ۱۳۳۶ھ

الجواب

مسجد کے درمین نفل یا سنت یا تنہا شخص کو فرض پڑھنے مین اصلا کوئی کراہت نہین اور
امام کو بے ضرورت درمین کھڑا ہونا بلاشبہ مکروہ ہے ہمارے فقہای کرام نے تصریح
فرمائی کہ وہ خلاف عمل امت ہے جیسا کہ تتارخانیہ و رد المحتار وغیرہا کتب دینیہ مین مصرح
ہے۔ خود ہمارے امام مذہب سیدنا امام اعظم رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہین انی اکرہ للامام
ان یقوم بین الساریتین بیشک مین امام کے لیے مکروہ رکھتا ہون یہ کہ دو ستونونکے درمیان
کھڑا ہو۔ اس قائل کا کہنا کہ اس مسئلہ مین اختلاف ہے اور اصح یہ کہ کراہت نہین محض غلط
و افترا ہے۔ خود امام مذہب سیدنا امام اعظم رضی اللہ تعالی عنہ کے فتوے کے بعد اوسے
کونسا فتوی ہاتھ آیا۔ مسائل شرعیہ مین غلط بیانی سے احتراز فرض ہے کہ اگر نادانستہ ہو تو
گناہ و حرام ہے اور دانستہ ہو تو ضلالت و گمراہی۔ یہ حکم امام کا تھا رہے مقتدی اونکو بلا ضرورت

شرعیہ در وقین کھڑا ہونا سخت ممنوع وگناہ ہے۔ وہ ایسا کرینگے تو سخت وعید کے مستحق ہونگے کہ اس سے ایک صف کے تین ٹکڑے ہو جائینگے بیچ مین ستون حائل ہونگے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فرماتے ہین من وصل صفا وصلہ اللہ ومن قطعہ قطعہ اللہ جو صف کو ملائے اللہ اوسے وصل بخشے اور جو صف کو جدا کرے اللہ اوسے کاٹ دے۔ ہان ضرورت شرعیہ کے وقت اجازت دیگئی ہے کہ الضرورات تبیح المحظورات اور یہان ضرورت شرعیہ یہ کہ مثلاً مسجد بالکل بھر جائے اور کچھ لوگ اور آئے تو بعض لوگ در وقین کھڑے ہو جائین کہ گنجائش ہو جائے یا دھوپ ایسی سخت ہے کہ تحمل نہ ہوسکیگا یا مینھ برس رہا ہے تو ان صورتون مین اجازت ہوگی جو قائل ان مسائل مین خلاف کرتا ہے اوسے تفہیم چاہیے خصوصاً در بارۂ مسئلہ مقتدیان کہ اوسکی اجازت دینے والا تو گناہ کی اجازت دینے والا ہے اگر سمجھنے کے بعد بھی نہ مانے تو امور دینیہ مین ہٹ دھرم ہے اوسکی امامت سے احتراز چاہیے واللہ سبحانہ وتعالی اعلم

کتبہ عبدہ المذنب احمد رضا البریلوی عفی عنہ

بمحمد المصطفی النبی الامی

صلی اللہ تعالی علیہ وسلم

محمدی سنی حنفی قادری ۱۳۰۱
عبد المصطفی احمد رضا خان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

استفتا

کیا فرماتے ہین علمای دین اور مفتیان شرع متین اس امر مین کہ مذہب اہل سنت مین تعزیہ بنانا اور مجلس مرثیہ خوانی وکتاب خوانی کرنا شرعاً کیسا ہے آیا اس سے شہدای کربلا کی ارواح مقدسات کو کچھ ثواب پہونچتا اور پڑھنے سننے والونکو شرع شریف مین کچھ اجر مقرر ہے یا ایسے لوگون پر کسی قسم کا گناہ او بدعتی قائم ہوگی اور شربت سبیل وطعام نذر حسینی مع ان کردہ کا بھی

بعض مسلمان ایام ماہ محرم مین کیا کرتے ہین اور تعزیہ کا چڑھایا ہوا کھانا پینا کیسا۔ اور اگر کوئی مسلمان سنی مذہب ہو کر تعزیہ و علم و شدہ بناوے یا اسکے بنانے مین شریک چندہ ہو یا کہ سنکر اور ونسے چندہ دلواوے یا اس کام کیواسطے اپنا فرش فروش اور کسی برتن و غیرہ سے اعانت پہونچاوے یا تعزیہ کی روشنی کے لیے تیل بتی وغیرہ سامان بہم کرے یا تعزیہ کی زیارت کیواسطے جاوے یا اوسپر شیرنی مٹھائی وغیرہ چڑھاوے یا جو لوگ کھانا و شربت وغیرہ پیش تعزیہ رکھتے ہین یا اون پر درود و فاتحہ مروجہ دیوے دلاوے اور جو کچھ اوسپر چڑھایا گیا ہو کھائے پیے اور ایام محرم مجالس تعزیہ داری مین مثل شیعہ مرثیہ خوانی و کتاب خوانی مین سرگرم رہے اور شیعونکے مجالس مین شریک ہووے اور بعد مجلس اونکا تبرک لیکر نوش کرے اور اپنی مجلس مین شیعونسے مرثیے پڑھواوے اور امید خوشی اور دفع غم مین ہر اوقات رقاص کیطرح عزاداری نذر منت مجلس مرثیہ خوانی معین کیا کرے اور حسب مجلس ترتیب دے رولانے پیٹانیکی غرض سے مرد و عورتین فراہم کرے اور ارتکاب ان تمام امور کو ذخیرہ نکوئی اور ثواب عظیم تصور کرے اور دعوی یہ کہ ہم یقینی محبّ امام و غمخوار اہل بیت رسول علیہ السلام مین۔ غرضکہ مسلمان سنت والجماعۃ کو مجالس مراثی شیعان مین شامل ہونا اور اونکا تبرک لیکر کھانا اور ان تمام امور مذکورہ بالا مین کہ جو جو تعزیہ داری کے متعلق تحریر مین آئے از روی شرع شریف کیا کیا امر قرار پائیگا اور ایسا عقیدہ اور ارتکاب رکھنے والے شخص کا اہل السنۃ کے پیچھے نماز پڑھنے مین کیا حکم دیگا آیا نماز ہو جاویگی یا نہین فقط بینوا توجروا۔

سئلہ اور دیگر آنکہ جوابات استفتا مین اس بات کی تصریح نیز فرمادی جاوے کہ بعض مقامات پر مسلمان خصوصاً انھین ایام مین مخصوص اسی ذکر کرنے پر مجمع مقرر کرکے کتاب ترجمہ سر الشہادتین حضرت مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب دہلوی و ترجمہ تحریر الشہادتین مولانا مولوی شاہ سلامۃ اللہ

صاحب کانپوری کی صحیح جانکر حالات مصائب کربلا پڑھا کرتے ہین اور کہتے ہین جب ایسے بڑے
عالم نے لکھا ہے تو کیونکر نہ پڑھا جاوے آیا مذہب اہل سنت مین روافض کیطرح جلسہ اجتماعیت کے
ساتھ بغرض ماتم گریہ وبکا بہیئت کذائی مجلس منعقد کرنا آیا ہے اور مولانا رحمہ کے روایات صحیحہ سے
اخبار شہادت کا واضح کردینا مراد تھا یا روافض کیطرح عمل درآمد کرانا منشا بیان کرد حق تعالی سے جزا نیک پاؤ گے

الجواب

ایسا شخص کہ مجالس روافض مین شریک ہوتا ہو اور اپنے یہان روافض سے پڑھواتا اور
روافض کیطرح عزاداری بذرمنت مجلس مرثیہ خوانی معین کیا کرے غالب ظن تو یہی ہے کہ وہ رافضی
ہے حدیث مین ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فرماتے ہین من تشبہ بقوم فھو منھم
اور اگر بالفرض وہ ابھی پورا رافضی نہوا تو رافضیونکا ساتھی اور سخت درجہ کا فاسق معلن ضرور
ہے حدیث مین ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فرماتے ہین من کثر سواد قوم فھو منھم
اور فاسق معلن کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی واجب الاعادہ اور تعزیہ بنانا اور مرثیہ خوانی یہ دونون ناجائز
ہین اور تعزیہ داری علم شدہ کے لیے کسی قسم کی مدد مثلاً چندہ دینا یا بولوانا یا فرش وغیرہ دینا یا
تیل بتی کا سامان بہم پہنچانا اور تعزیہ کی زیارت کیواسطے جانا یہ سب باتین بھی ناجائز ہین اور
تعزیہ پر چڑھاوا چڑھانا اگرچہ خود ناجائز ہے مگر اس سے وہ کھانا حرام نہین ہوجاتا ہان اسکے کھانے
مین جاہلونکی نظر مین ایک امر ناجائز شرعی کی وقعت بڑھانی اور اوسکے ترک مین اوس سے
نفرت دلانی ہے لہذا نہ کھایا جائے اور ایسی کتاب خوانی کہ جسمین صحیح روایات بیان کی جائین
اور کوئی کلمہ کسی صحابی کی توہین شان کا یا مبالغہ ممنوعہ مدح وغیرہ مین مذکور نہو نہ وہان بین
یا نوحہ یا سینہ کوبی یا گریبان دری یا ماتم یا تصنع یا تجدید غم وغیرہ ممنوعات شرعیہ ہون تو ذکر
فضائل ومناقب حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالی عنہ کا بلاشبہہ موجب ثواب نزول رحمت ہے

فان عند ذکر الصالحین تنزل الرحمة کما بینہ الامام ابن حجر فی الصواعق المحرقة اور پانی یا شربت کی سبیل لگانا جبکہ بہ نیت محمود اور خالصًا لوجہ اللہ ثواب رسانی ارواح طیبۂ ائمۂ اطہار مقصود ہو بلاشبہہ بہتر و مستحب و کار ثواب ہے حدیث میں ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اذا کثرت ذنوبک فاسق الماء علی الماء تتناثر کما یتناثر الورق من الشجر فی الریح العاصف اسیطرح کھانا کھلانا حدیث میں ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ان اللّٰہ عزوجل یباھی ملٰئکتہ بالذین یطعمون الطعام من عبیدہ اللہ تعالیٰ اپنے اون بندوں سے جو لوگوں کو کھانا کھلاتے ہیں فرشتوں کے ساتھ مباہات فرماتا ہے (کہ دیکھو یہ کیسا اچھا کام کر رہے ہیں) اور روضے بنانے کیلیے عورتوں مردوں کو جمع کرنے اور اوسکو ذخیرۂ نکوئی اور ثواب عظیم تصور کرنے والا گمراہ ہے اوسکے پیچھے نماز مکروہ تحریمی واجب الاعادہ ہے اوسکو بتایا اور سمجھایا جائے اگر بتانے پر بھی نہ مانے تو سخت گمراہ ہے اوسکے پیچھے نماز مکروہ تحریمی واجب الاعادہ ہے فی الصغیری ویکرہ تقدیم الفاسق کراھة تحریم وعند مالک لا یجوز تقدیمه وھو روایة عن احمد وکذا المبتدع اور تعزیے کے سامنے مٹھائی یا شربت رکھکر فاتحہ دینے سے اگرچہ کھانا فی نفسہ حرام نہو جائیگا مگر بدعت پر شامل ہونے اور اوسکی تعظیم ہونیکی وجہ سے یہ فعل ناجائز ہے اور اونکے مجالس کی مٹھائی اگر اونکی مجالس میں شامل ہوکر کسی نے لی جب تو ظاہر کہ یہ شمول خود ناجائز و حرام ہے قال اللہ تعالیٰ فلا تقعد بعد الذکریٰ مع القوم الظٰلمین اور اوسکو تبرک یا اچھا سمجھنا محض جہالت اور گمراہی ہے۔ ہاں اگر بے مجلس میں شامل ہوئے اسکو کچھ مٹھائی ملگئی اور اسنے اوسکو نہ اچھا سمجھکر بلکہ ایسا جیسے کسی کافر کی کچھ مٹھائی ملجائے اور کھالے کھالی تو اسپر کچھ الزام نہیں ہاں اوسپر ہے جو وہاں سے لایا اور اسکو دی اور اگر نہ گیا نہ اور کوئی لایا بلکہ اسمیں اور اونمیں کچھ میل جول کی وجہ سے اونھوں نے خود بھیجدی تو جب اونکی مجلس میں شامل ہونا ناجائز ہے تو میل جول کا حال خود معلوم اور اگر نہ یہ نہ یہ بلکہ اس شخص سے

اونلوگونکو کچھ حاجت ہو اور مٹھائی بھیجا وہ اسے لیجانا چاہتے ہین یا یہ صاحب حاجت ہو اور اس سے اس طریقہ پر کچھ قربت حاصل کرنا چاہتے ہین تب بھی نہ لینا چاہیے کہ اول تو بکثرت سنا گیا ہو کہ جب وہ کسی سنّی کے پاس کچھ بھیجتے ہین نجس کر کے بھیجتے ہین دوسرے ہدایا کا قبول کرنا باعث میلان طبع ہوتا ہو حدیث مین ہو تہادوا تحابوا اور بتدعین جو دشمن ترین کی طرف میلان موجب ہلاک ہو قال اللہ تعالی ولا ترکنوا الی الذین ظلموا فتمسکم النار واللہ تعالی اعلم مسئلہ اس جلسۂ ماتم مین چند خرابیان ہین اول تو یہ کہ اس سے مقصود غم پروری وتصنع حزن ہوتا ہو اور یہ شرعاً نامحمود شرع مطہر نے غم مین صبر اور غم موجود کو حتی المقدور دل سے دور کرنیکا حکم دیا ہو نہ کہ غم معدوم بہ تکلف وزور لانا نہ کہ بہ تصنع وزور بنانا نہ کہ اوسے باعث قربت وثواب ٹھہرانا یہ سب بدعات شنیعہ روافض ہین جنسے سنی کو احتراز لازم حاشا للہ ہمین کوئی خوبی ہوتی تو حضور پر نور سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی وفات اقدس کی غم پروری سب سے زیادہ اہم وضروری ہوتی دیکھیے حضور علیہ افضل الصلوات والتسلیمات وسلامہ علیہ وعلی آلہ کا ماہ ولادت وماہ وفات وہی ماہ مبارک ربیع الاول شریف ہو پھر علمائے امت وحامیان سنت نے اوسے ماتم وفات نہ ٹھہرایا بلکہ موسم شادی ولادت اقدس بنایا امام ابن حجر مکی صواعق محرقہ مین فرماتے ہین ایاہ ثم ایاہ ان یشغلہ (ای یوم عاشوراء) ببدع الرافضۃ ونحوھم من الندب والنیاحۃ والحزن اذ لیس ذلک من اخلاق المؤمنین والا لکان یوم وفاتہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم اولی بذلک واحری الخ علاوہ ازین روافض کیساتھ مشابہت دوسری وجہ حرمت حدیث مین ہو رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فرماتے ہین من تشبہ بقوم فھو منھم واللہ تعالی اعلم

سنی حنفی قادری برکاتی بریلوی ۱۳۲۴

عبیدہ النبی نواب مرزا ۱۳

کتبہ عبیدہ المذنب نواب مرزا بریلوی

عفی عنہ بجاہ المصطفی النبی الامی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم

محمدی سنی حنفی قادری ۱۳۰۱ھ

عبد المصطفی احمد رضا خان

جزی اللہ المجیب خیرا وثیب

فقیر محمد عبد القادر عفی عنہ

70800

اور خاص اپنے بیٹھنے کی جگہ پر مولانا کو بٹھایا اور قدمبوسی سے شرافت و سعادت حاصل کی اور
کہا کہ میرے ایسے نصیب کہان تھے کہ آپ جیسے بزرگ اس غریب خانے پر تشریف لاکر
مجکو اپنے دیدار سے مشرف فرماتے اور میرے گھر کو اپنے قدمونسے نوازتے اور نور و ضیا
بخشتے۔ آداب و مراسم تعظیم و خدمت مہمانان بجالانیکے بعد اپنی حویلیون سے ایک ایسی حویلی
کہ جسمین آپ کی اور آپ کے ہمراہیونکی بخوبی گنجایش تھی تجویز کر کے مولانا کو اوسمین فروکش کیا۔
جب مولانا اوس گھر مین تشریف لیگئے بدستور سابق استقبال و تواضع سے پیش آیا۔ ہمیشہ خدمت
مین حاضر رہتا۔ روزانہ قسم قسم کے کہانے بھجواتا۔ زانوے ادب و حیا نیازمندانہ آپ کے روبرو
بچھاتا۔ مریدون اور شاگردون کیطرح آداب بجالاتا۔ بعد چند روز کے ایک بہت بڑا
مدرسہ آپ کے واسطے تیار کرایا اور طلبہ و فضلا و عزیزان و شاگردان حضرت مولانا کی اور
خود مولانا کی معقول تنخواہ مقرر کی اور سوائے ان مشاہرونکے سیکڑون روپے اور لوگونکے
بقدر گزر معین کیے۔ اوس مدرسے مین حضرت مولانا مع اپنے ہمراہیون اور اوس دیار کے طالب علمون
کے قیام فرما ہوکر تدریس مین مشغول ہوئے۔ چونکہ ملک دکن اور تمام ہندوستان مین آپ کے
مثل کوئی ذی علم و فاضل نہ تھا لہذا ہر شخص بغرض تحصیل و تکمیل آپ کی خدمت مین حاضر ہوتا
اگر آپ کے پڑھانیکے لائق ہوتا تو آپ اوسکو پڑھاتے ورنہ اور فاضل آپ کے ہمراہیان رکاب
اوسکو تحصیل علوم کراتے۔ جب شہرہ حضرت مولانا کے علم و فضل کا اوس اطراف مین شائع ہوا
دور دور سے طلبہ نے آکر اوس مدرسے مین ہجوم کیا۔ بہت لوگ دستار فضیلت باندھکر تدریس
مین مشغول ہوئے۔ حضرت مولانا جود و سخا مین مشہور و معروف تھے یہانتک کہ اپنی ذات
خاص کے صرف کیواسطے ایک حبہ نہین چھوڑتے تھے۔ جسقدر کہ ماہانہ مقرر تھا اور جتنا الطوف
نذر نواب صاحب سے ملتا تھا فوراً فقیرون اور محتاجون اور دوستون اور خدمتگارونکو

تقسیم فرماتے اور اپنے اہل وعیال کیواسطے کچھ بھی باقی نہین رکھتے تھے اسیوجہ سے سب کے سب
وطن مین تکلیفین اوٹھاتے اور تنگی سے اوقات بسری کرتے اور شکایتین آپ کی خدمت مین لکھکر
بھیجتے ۔ حضار خدمت کی تدابیر جلیلہ و مساعی جمیلہ سے جو کچھ مشاہرہ و نذور سے باقی رہتا وہ گھر
مین پہنچ جاتا یا نواب تکلیف عیال و اطفال کی خبر سنکر اپنے مکان سے کچھ بھیج دیتا سبب اسکا
یہ تھا کہ آپ کے والد ماجد حضرت مولانا نظام الدین قدس سرہ نے آپ کے حق مین یہ دعا فرمائی
تھی کہ اللہ جل جلالہ آپکے رزق مین کشایش عطا کرے اور مال کو آپ کے مکان مین شب باش
نہ فرمائے اور اوسکی محبت دل مین نہ ڈالے پس اونکی دعا حق تعالی نے قبول فرمائی بہت سا مال
خزانۂ غیب سے آپکو پہنچتا اور اوسکی محبت آپ کے دل مین نہ ڈالتا یہانتک کہ جو کچھ پاتے اوسکے
خرچ کرنے کے پہلے مضطر رہتے اور یہی چاہتے کہ کچھ باقی نرہے محتاجون اور مسکینون کو
۸ پہنچ جائے لیکن آپ کے خاص ملازم حیلے اور فریب سے اسقدر مال لے لیتے کہ دوسرونکو بہت کم
پہنچتا ۔ نواب کی حیات بھر اسی طور پر بسر اوقات ہوئی اوسکی وفات کے بعد نواب عمدۃ الامرا
اوسکے صاحبزادے کو حضرت مولانا نے اوسکے والد کی مسند پر بٹھایا مولانا کے سمجھانے اور
ارشاد سے تمام خویشون اور عزیزون اور ملازمون نے اوسکی اطاعت پر سر رکھا ۔ اوسکو اپنے
باپ سے زیادہ حضرت مولانا کی خدمت مین نیاز و رسوخ حاصل تھا ۔ جب مسند ریاست پر بیٹھا
ہر روز نذرین مولانا کی خدمت مین بھیجتا اور مشاہرہ اہل وعیال کا جدا مقرر کیا ۔ جب نواب
عمدۃ الامرا نے وفات پائی آدمیون نے چاہا کہ اوسکے لڑکے کو مولانا مسند ریاست پر بٹھائین
چنانچہ اسی ارادے سے اوسکو دارالامارۃ مین لائے لیکن مولانا نے اپنے کشف سے اوسکے
مذہب مین فتور پاکر اپنے ہاتھ سے اوسکو مسند ریاست پر نہ بٹھایا ۔ سرداران انگریزی اور
ملازمان سرکار کے مشورے سے مسند نشین ہوا ۔ چھ مہینے کے اندر اوسنے دیگر اولاد والاجاہ کو

بہت تنگ کرکے ہر قسم کے عذاب مین مبتلا کیا یہ امر مولانا کے ناگوار خاطر ہوا یہی تھا کہ دربار انگریزی
مین اوسکی گرفتاری کی تدبیر پورے طور پر ہوئی اور اسکی خبر مولانا کو پہنچی ۔ ایک روز سمجھانیکے
واسطے حضرت مولانا اوسکے پاس تشریف لیگئے تھے کہ انگریزی سردار اور اونکی فوجون نے
مسند نشینی روانہ رکھکر یکایک ہجوم کرکے اوسکو گرفتار کیا اور دار الامارۃ سے لیگئے ۔ مولانا نے
بکمال سعی مدرسہ کی جانب مراجعت فرمائی ۔ اسکے بعد بایماے سرداران انگریزی عظیم الدولہ ابن
امیر الامرا ابن کلان محمد علیخان کو مولانا نے انھین سرداران انگریزی کی اعانت و امداد سے مسند ریاست
پر بٹھایا ۔ امیر الامرا نے محمد علی خان کے سامنے عظیم الدولہ کو چھوڑکر وفات پائی تھی عظیم الدولہ
بھی تلمیذ خاص مولانا کا تھا اور آپسے کمال نیازمندی رکھتا باوجودیکہ ملک اوسکے قبضہ سے
نکل گیا اور کچھ نقد مقرر ہوا تھا تاہم نذر و نیاز سے مولانا کی خدمت مین کسیطرح قصور نہ کرتا تھا
اس درمیان مین مولانا کی عمر شریف نوے برس کو پہنچ گئی تھی ۔ ہر روز اعضای رئیسہ مین خلل معلوم ہوتا ۹
اور ضعف لاحق رہتا ۔ اس حال کے مشاہدے سے جان لیا کہ میری عمر آخر کو پہنچی اور رشتہ
حیات قریب ٹوٹنے کے ہے ۔ تلامذۂ خاص سے اکثر فرماتے کہ حضرت شیخ محی الدین ابن
عربی قدس سرہ نے اپنی کتابون مین لکھا ہے کہ کاملون پر کیفیت حالت احتضار کی منکشف
ہوتی ہے اوسوقت ایسی لذت پاتے ہین کہ اور اوقات مین میسر نہین ہوتی امیدوار
ہون کہ حق تعالی مجکو بھی یہ حال میسر کرے ۔ حاضرین وقت احتضار مولانا کے کہ مدراس سے
وطن مین آئے تھے راقم سے ملاقات ہوئی کہتے تھے کہ چار روز تک مولانا کا یہ حال رہا
کہ کبھی بیہوش ہوجاتے اور کبھی ہوش مین آتے اور ہاتھ واسطے تحریمۂ نماز کے اوٹھاتے
اور قبلے کیطرف رخ کرکے بیٹھتے اوسی وقت حالت غشی طاری ہوتی اور پھر ہوش مین
آکر کلمۂ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ زور سے زبان پر لاتے اور فرماتے کہ حقیقتاً نفی

واثبات کی اب منکشف ہوئی اور ظاہر ہوا کہ بجز ایک ذات کے کوئی دوسرا نہیں ہے جو کچھ نظر مین آتا ہے حباب کیطرح کچھ بھی حقیقت نہین رکھتا ہے۔ حاضرین سے ایک نے عرض کیا کہ اس معنی کا کوئی منکر نہین ہے اس سے حقیقت وحدت کی کثرت مین مثل قول شیخ کے فنا ہر نہین ہوتی ہے۔ فرمایا کہ کثرت نظر مین ہے اور معنی مین وحدت محض۔ غرضکہ اعتقاد ورسوخ حضرت مولانا کا حضرت شیخ ابن عربی قدس سرہ کے ساتھ حد کمال کو پہنچا تھا اونکے اون کلمات کو کہ نظر مین اہل ظاہر کے بےمعنی اور لا یعنی معلوم ہوتے ہین محمل صحیح پر اوتارتے اور تاویل مناسب فرماتے۔ کتب معقولات مین اونکا زیادہ کلام مقام سند مین لاتے اور لوگون سے کہتے کہ جو کچھ شیخ فرماتے ہین سب حق ہے چنانچہ شرح مثنوی مولوی معنوی قدس سرہ السامی سے جسکو حضرت مولانا نے تصنیف فرمایا ہے ظاہر و باہر ہے۔ حق یہ ہے کہ حضرت شیخ قدس سرہ دریا علم تھے اونکی کتابونکے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ جامع معقول ومنقول علامۂ زمانہ وحید ویگانہ تھے۔ ایسے بحر زخار تھے کہ اونکے ورد بیان کا پایان نہین لیکن اونکی مراد کے سمجھنے کو بہت بڑا مرتبہ چاہیے۔ حق سبحانہ وتعالی نے یہ مرتبہ حضرت مولانا کو عطا فرمایا تھا اسی سبب ایسے کلمات فرماتے تھے۔ چونکہ ہم ناقص دونون بزرگونکے مرتبے کو نہین پہنچ سکتے لہذا اس مقام مین طاقت دم مارنے کی نہین رکھتے اور اونکے کلام کے معنی بیان کرنے سے کف لسان مناسب جانتے اور مثل عوام کے اون کلمات کے ابطال کیطرف حکم نہین کرسکتے ہین ومن اللہ التوفیق القصہ چار روز تک مولانا کا یہی حال رہا اور چوتھے روز لقاے الٰہی سے مسرور ہوئے اور اوسکی جوار رحمت مین جا بسے۔ کہتے ہین کہ تاریخ وفات آپ کی بارھوین رجب ۱۲۲۵ھ تھی چنانچہ کسی شاعر نے یہ قطعہ تاریخ وفات مین مولانا کے کہا ہے۔ قطعہ

کوس رحلت زد چو مولانا بسوے دار البقا	داخل جنت شد آن مقبول درگاہ صمد

گفت ہاتف سال تاریخ وفاتش آنچنین | شد نصیب جاودی عباد الحی جنت ابد

آپنے تصنیفات بہت فرمائے منجملہ اونکے معقول مین شرح سلم تا شمسیہ علمی وحاشیہ
بر میر زاہد جلالی وحاشیہ بر تمام میر زاہد رسالہ وسہ حاشیہ بر میر زاہد شرح مواقف قدیمیہ
وجدیدہ وعجالۃ نافعہ مع منہیہ علمی وحاشیہ بر شرح ہدایۃ الحکمۃ لملا صدر الدین شیرازی
اور علم اصول فقہ مین شرح مسلم الثبوت وتکملہ شرح تحریر الاصول ابن ہمام از مولانا
نظام الدین قدس سرہ کہ ایک بہوت کتاب ہے جو اوسکے مصنف سے تحریر نکلی ہے دلالت
کرتی ہے وشرح فارسی منار الانوار اور رسالہ ارکان اربعہ فقہ مین اور شرح مثنوی
مولوی معنوی کہ بہت بڑی کتاب ہے تصوف مین جو دلالت کرتی ہے تبحر مصنف پر اس علم
مین اور کئی ایک مختصر رسالے ہین جیسے رسالہ احوال قیامت و رسالہ توحید بطریق
تصوف اور ہدایۃ الصرف علم صرف مین اور انکے سوا عربی اور فارسی ہین کہ اونکی تعداد
مجکو یاد نہین اور مجکو ثقہ لوگونکی زبانی کہ مولانا کے شاگرد تھے یہ خبر پہونچی ہے کہ مولانا قدس
سرہ فرماتے تھے کہ عالم رویا مین مجکو صدیق اکبر رضی اللہ تعالی عنہ کی روح سے
ملاقات ہوئی اور آپنے مجکو تعلیم وارشاد طریقت فرمایا اور میرا ہاتھ پکڑا اور اپنے حلقہ بیعت
مین لائے پس مین اونکا خاص مرید ہوں اور صدیق اکبر رضی اللہ تعالی عنہ کے واسطے
سے میری تعلیم وبیعت کا سلسلہ آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم تک پہنچتا ہے ذلک
فضل اللہ یؤتیہ من یشاء اور جس شخص کو اس سلسلہ مین ساتھ عقد بیعت کے لیتے
تھے اوسکو اسی ایک واسطے سے شجرہ لکھکر دیتے تھے اور یہ بھی فرماتے تھے کہ سلسلہ
قادریہ چشتیہ ودیگر سلاسل مین میری تربیت کے متکفل میرے والد ماجد ہین جس شخص
کی اون سلسلون مین بیعت لیتے اوسکا شجرہ اپنے والد سے لکھتے اور آپنے کثرت سے

مرید نہ کیے سوای معدودچند کے واللہ اعلم بالصواب -

جاننا چاہیے کہ آپ کے تین صاحبزادے اور تین صاحبزادیان تھین - بڑے صاحبزادے کا نام مولوی عبدالاعلی متوسط کا مولوی عبدالنافع چھوٹے کا مولوی عبدالرب تھا - اسکا مترجم ابوالمساکین ضیاءالدین متوطن پیلی بھیت التماس کرتا ہو کہ میری خواہش اصلی بتمنا سے قلبی ترجمہ سوانح عمری ملک العلما تاج الفضلا - جامع شریعت وطریقت امام اہل سنت حضرت مولانا مولوی عبدالعلی بحرالعلوم قدس سرہ کی تھی بحمد اللہ تعالی اوس سے فراغت حاصل ہوئی اسی وجہ سے آپ کی اولاد امجاد کے ذکر کو چھوڑا - یہ مین نے جسقدر تحریر کیا وہ ترجمہ کتاب اغصان الاربعہ لمولانا ولی اللہ انصاری لکھنوی رحمہ اللہ تعالی کا ہے چونکہ یہ کتاب آجکل کم دستیاب ہوتی ہے اگر بمشکل دستیاب بھی ہوئی تو
اردو دان اوسکے مطالعہ وحصول فیض سے محروم تھے لہذا ترجمے کی نوبت آئی - فقیر ۱۴
کو بھی ایک قطعہ تاریخ وصال حضرت مولانا بحرالعلوم دستیاب ہوا اوسکو لکھکر اس مضمون کو ختم کرتا اور جناب باری مین یہ دعا کرتا ہون اللھم احشرنی فی زمرۃ الاولیاء والصالحین الذین انعمت علیھم بفضلک العمایم امین یا مجیب السائلین قطعہ

چو مولانا ازین دار فنا رفت	نگویم از غمش بر ما چہا رفت
بچشم خون فشان جان حزینم	پی تاریخ گفتا - مقتدا رفت ۱۲۲۵ھ

عذر مترجم

فقیر ابوالمساکین ضیاءالدین ارباب علم ودانش کی عالی خدمتونمین التماس کرتا ہو کہ اس تحریر مین اگر کوئی واقعہ خلاف یا کمی بیشی وغیرہ کے ساتھ درج ہوگیا ہو تو مجکو معذور ومجبور سمجھین کیونکہ مجکو سوائ اغصان الاربعہ کے کوئی کتاب ایسی نہین ملی جس سے اس مضمون کا مقابلہ کر لیتا فقط

ہندوستان مین آجکل جتنے باطل فرقے موجود ہین اس مسدس مین تقریباً اون سب کا حالِ ماقلّ و دلّ اور جلسۂ اہل سنت وجماعت موضع پوکھریرا ضلع مظفرپور۔ احاطہ ترہت۔ وجلسۂ سنیان بنارس کی روداد مختصر و مجمل۔ مسمّٰی بنام تاریخی تصنیف

توضیح ملل

۱۳۲۱ ہجری

(اور اسم تاریخی طبع)

تذکرہ

۱۳۲۵ھ

جسکو بفرمائش مخدومی مخدومی حضرت مولانا مولوی قاضی عبد الوحید مرحوم و مغفور و مکرمی جناب مولانا مولوی محمد عبد الرحمن صاحب محشیؒ و محترمی جناب مولانا واعظ شاہ محمد عین الحق صاحب رضوی۔ ابو المساکین ضیاء الدین ضیا متوطن پیلی بھیت مہتمم تحفۂ حنفیہ عفا عنہ وعن والدیہ خالق البریہ نے رنگ تحریر دیا اور اسی ضیا کے انتظام و اہتمام سے

مطبع حنفیہ پٹنہ لودیکٹرہ مین طبع ہوا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد و سپاس رب العلمین و نعت و فضیلت سید المرسلین صلی اللہ تعالی علیہ و علی آلہ و صحبہ اجمعین

اوسی ذات اقدس کو ہے حمد و منت
بنایا ہمین مورد لطف و رحمت
کہ جسنے کیا ہمکو ذی مجد و عزت
عطا کی ہمین دین و ایمان کی دولت

کیا ہمکو ارباب حق و ہدا سے
بچایا ہمین ظلم اہل جفا سے

بیان کیا ہو محبوب خالق کی مدحت
اونھین سے ہوئی دو جہانکی ہدایت
ہوئی ختم اون پر رسالت نبوت
اونھین پر کیا حق نے اتمام نعمت

مثال و نظیر اونکی ممکن نہین ہے
جو گن سکے وہ عدو بین ہر

اونکی طاعت سے ہمکو یہ عزت
ئی اونسے توحید رب کی اشاعت
سبنے خیر امت ہوئے اہل سنت
اونھین سے نے کی منہاج حق کی ہدایت

وہ ہین جامع جملہ اوصاف کامل
صلاۃ و سلام حق اون پہ ہو نازل

اون فرقہای باطلہ وضالہ کے مختصر عقائد و حالات جنہون نے ہندوستان مین زیادہ زور پکڑا اور اس دورِ آخر مین اونکا فتنہ بڑھا اور بعض فرقون نے خاص ہندوستان ہی مین شیوع پاکر مذہب حق پر حملہ کیا اور مختصر حال جلسۂ اہل سنت پوکھریرا ضلع مظفرپور احاطۂ ترہت اور سنیونکو دشمنانِ دین سے بچنے پر دینی فہمایش بالخصوص فرقۂ وہابیہ کے شرور سے استحفاظ کی مذہبی فرمایش

بہت زور پہ جہل کی اب ہوا ہے　　تلاطم پہ بحرِ فسق آگیا ہے
بھنور مین جہازِ شریعت پڑا ہے　　جہالت کی موجون سے ٹکرا رہا ہے ٣

کنارہ بہت دور طوفان بپا ہے
یہ وقتِ مدد اے حبیبِ خدا ہے

ضلالت کی چھائی ہر اک سو گھٹا ہے　　اندھیری نے عالم پہ قبضہ کیا ہے
نہین سوجھتا آفتابِ ہدا ہے　　بس اب دین و ملت کا حافظ خدا ہے

ہر قربِ قیامت کی ظاہر علامت
خبردار ہو اے مطیعانِ سنت

جسے کچھ بھی پہچان حرفون کی آئی　　فضیلت کی چربی بس آنکھون پہ چھائی
جہالت نے پٹی کچھ ایسی پڑھائی　　برائی مین سمجھا سراسر بھلائی

[illegible]
پھرا وہ خدا اور رسولِ خدا سے

بلاریب اب یہ وہی وقت آیا
کوئی اونکے مانند کاذب نہ ہوگا
کہ جسمین ہون دجال کثرت سے پیدا
فریبی دغاباز دھوکے مین یکتا

کرینگے وہ اس طور کے تمسے چرچے
نہ تم جنسے واقف نہ آبا تمھارے

ہوا بعد اسکے یہ فرمان نبی کا
کہین تمکو گمرہ نہ کردین وہ اعدا
کہ تم اونسے بچنا اونھین دور کرنا
کہین تمپہ فتنہ نہ کردین وہ برپا

لکھا اسکو مسلم نے باصد درایت
کیا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اسکو روایت

وہ جھوٹی حدیثون کا اعلان کرینگے
وہ سچے عقیدونکا کتمان کرینگے
وہ احکام فاسد کا تبیان کرینگے
وہ اپنی حقیقت کو پنہان کرینگے

نہین مین نے اپنی طرف سے یہ لکھا
ہے شراح اخبار کا یہ مقولہ

کہین پیر بچہ کی جاری ہے سنت
کہین رفض و تفضیل جاری بکثرت
کہین قادیانی کی شائع کرامت
کہین شیخ نجدی کی پھیلی ہے امت

پھر ان سب فرق کو کیا جسنے یکجا
خدا اوس سے سمجھے وہ ہو ذات ندوہ

لہ صحیح مسلم مین حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم یکون فی آخر الزمان دجالون کذابون یاتونکم من الاحادیث بما لم تسمعوا انتم ولا اباؤکم فایاکم وایاھم لا یضلونکم ولا یفتنونکم حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے آخر زمانے مین کچھ دجال جھوٹے مکار ہونگے تمھارے پاس وہ وہ باتین لائینگے جو تمنے اور تمھارے باپ دادا نے نہ سنی ہونگی پس تم اونسے دور رہنا اور اونھین اپنے سے دور کرنا کہین وہ تمھین بہکا نہ دین کہین وہ تمھین فتنے مین نہ ڈالدین۔ توضیح معنی حدیث دوسرے بند مین کی گئی ہے ۱۲ منہ عفا اللہ تعالی عنہ

یہ نیچر نہ دوزخ نہ جنت کو مانے ۔ نہ اعجاز و معراج حضرت کو مانے
زمین و زمان کی قدامت کو مانے ۔ محالات سے حق کی رویت کو مانے
وجود ملائک کو سمجھا کہانی
نہیں شیطنت میں کوئی اسکا ثانی

بہت قادیانی نے ڈھائی ہے آفت ۔ بنا پہلے مہدی یہ کان غوایت
جب اسمیں نہ دیکھی ترقی کی صورت ۔ بنا مثل عیسے وہ بے خوف و دہشت
کرشمے بہت گرچہ اسنے دکھائے
مگر اونپہ کم لوگ ایمان لائے

یہ دعوے ہے اوسکا کہ الہام مجھپر ۔ شب و روز ہوتا ہے۔ ہوں میں پیمبر
بہت پیشگوئی کا خوگر ہے وہ خر ۔ چلاتا ہے اٹکل سے گھوڑے وہ اکثر
۵ بٹیر اسکو اندھے کا جیسو مقرر
کبھی مل گیا اور نہیں ملتا اکثر

روافض ہیں تحریف قرآن کے قائل ۔ ہیں صدیق و فاروق و عثمان سے بددل (رضی اللہ تعالی عنہم و ارضاھم عنا)
ہے انپر تبرا تو اس دین میں داخل ۔ بڑھا اسمیں جو جتنا اوتنا ہے کامل
جو رکھتے ہوں اسطور کا دین ملت
وہ بیشک ہیں مرتد بحکم شریعت

بہت صوفیان زمانہ نے دعوی ۔ کیا اتحاد و حلول خدا کا
یہ الحاد اور زندقہ ہے سراپا ۔ پر ان صوفیوں کو نہیں اسکی پروا
محرم سرود و مزامیر بھاتے
بہت انپہ مرتے ہیں اور حال لاتے

نیا ایک پیدا ہوا ہے ستمگر
کہ حملہ کیا اوسنے آل نبی پر
شہادت کا انکار کرتا ہے کھلکر
وہ دن مین چھپاتا ہے مہر منور

ہوئی نیچریت مین پہلے تو شہرت
ازان بعد ظاہر ہوئی یہ خباثت

مقولہ ہے یہ بعض اہل جفا کا
کہ عیسےٰ علیہ السلام تو بیشک ہے بیٹا خدا کا
ہے منکر کوئی خاص روز جزا کا
شفاعت پہ حملہ ہے اہل دغا کا

کسی نے حدیثونکی اور آیتون کی
وہ تفسیر کی جو کسیکو نہ سوجھی

کوئی عقل کی پتلیان سے ہے چلاتا
کوئی نقل پر پھبتیان ہے اوڑاتا
کوئی عیب ذات خدا مین لگاتا ۶
کوئی شان شاہ رسالت گھٹاتا

کسیکو صحابہ سے ہے جانی عداوت
کسیکو ائمہ سے کینہ بغاوت

کہین معجزات نبی کے یہ چرچے
کہ سمجھے شعبدے مسمریزم یہ اونکے
حیات پیمبر پہ حملے یہ ہوتے
کہ مٹی مین مل کر ہوئے اوسکے جیسے

نشان و وجود اونکا باقی کہان ہے
یہ نجدی کی دلی کے دین کا نشان ہے

عجب نجدیون نے کیا ہے تماشا
کہ امکان کذب الٰہی کو مانا
قیامت تو یہ کی سفیہون نے برپا
کہ اب فضلیت پر مچایا ہے غوغا

ہے فتواے گنگوہ کی یہ خرابی
بہت شاد و خرم ہین اسپر وہابی

نہ تقدیس باری کو مانا انھون نے
عداوت کو نیکو نکی ٹھانا انھون نے
نہ رتبہ پیمبر کا جانا انھون نے
لیا ہاو یہ مین ٹھکانا انھون نے
شرور و فتن انکے جاری ہین کثرت
حفاظت مین اپنی رکھے رب عزت

کسی نے تو تقلید پہ سر اوٹھایا
نہ دیکھا کہ ہے کون اپنا پرایا
چھپٹا نفسان سے اور ہر اک کھیت کھایا
بھر ا پیٹ بس اپنا مقصود پایا
کھلے بند پھرتے ہین پرواہ ہے کس کی
کرینگے جو تقلید بیڑی پڑے گی

کوئی منکر علمِ غیبِ نبی ہے
کہ علمِ پیمبر پہ نص کونسی ہے
جو کافر نہ کہتا وہ اوسنے کہی ہے
خبر علمِ شیطان کی قرآن نے دی ہے
جہان سے براہین[1] ہوئی ہے نہین گم
پڑھو اوسکا تم صفحہ پچپن و ہفتم

اوسی مین وہین پہ یہ جملہ ہے لکھا
یہ ہے شرک اور شرک ہوتا ہے کیسا
کہ علم پیمبر کا اثبات کرنا
نہین ہے یہ ایمان کا کوئی حصہ
یہ شرک اسکا دیکھو وہ تمثیل دیکھو
وہ محبوب باری کی تجہیل دیکھو

[1] براہین قاطعہ از مولوی خلیل احمد صاحب انبہٹی و مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی مطبوعہ مطبع ہاشمی ۵۷ مین ہے کہ شیطان و ملک الموت کا حال دیکھکر علم محیط زمین کا فخر عالم کو خلاف نصوص قطعیہ کے بلا دلیل محض قیاس فاسدہ سے ثابت کرنا شرک نہین تو کونسا ایمان کا حصہ ہے شیطان و ملک الموت کو یہ وسعت نص سے ثابت [redacted] اعاذنا اللہ تعالیٰ منہا منہ

جنھین علم ما کان اور ما یکون کا
نصوص و احادیث سے ہے ہویدا
ملا ہے باعطای باری تعالے
نہین علم غیبی کا اونکے ہے احصا

یہ سلب اوسنے کرتا ہے ہر علم غیبی
وہابی حقیقت مین ہوتے ہین غیبی

عجب یہ کہ اپنے کو سنی بنا کے
ہین جڑ کاٹتے دین کی دشمن خدا کے
شریعت کا حامی و ناصر جتا کے
اور ایمان لیتے ہین مومن بتا کے

نئے شعبدے انکے ساری زمان مین
نئے ہتھکھنڈے انکے جاری جہان مین

یہ ارمان دل سے ہے یہ جوش طبیعت
نہ دنیا مین باقی رہے ذکر ملت
او جاڑو کسیلو رگلزار سنت
نہ سوجھے کسیکو رہ استقامت

خیالات باطل جو دل مین سمائے
تو صدہا مسلمان کافر بنائے

غضب نجدیون نے یہ ترہتا یہ ڈھایا
کسی کے پسر کو پدر سے چھوڑایا
بہت اہل سنت کو مارا ستایا
کسی کا مکان نصف شب مین جلایا

بتر و بیج شرک و بہ نشر ضلالت
اوٹھائی انھون نے سرون پر قیامت

کسی کے یہی سر مین سودا سمایا
اگر سنیون سے کوئی شخص بولا
کیا سنیو نکے مساجد پہ قبضہ
کچہری مین اولٹا کیا استغاثہ

یہی انکا ارمان یہی انکا منشا
کہ ویران رہے خانۂ حق تعالے

کہین نقص ذات خدا کا ہے چرچا
کہین ذکر توہین ہے اولیا کا
کہین منقصت مین پیمبر سے کھلا
اما سونکی تنقیص کوئی ہے کرتا

کہین عرس اور فاتحہ کی شناعت
کہین ذکر میلاد کی ہے مذمت

کہین ہے نداے نبی کی برائی
کسیکو مذمت مقلد کی بھائی
کہا یا نبیؐ اور بلا سر پہ آئی
کسینے خرابی فقیہون مین پائی

کہین ذکر اس بات کا ہو رہا ہے
کہ آہستہ آمین کہنا خطا ہے

ین باب توصیف نجدی کھلا ہے
وئی دہلوی کی صفت کر رہا ہے
کہین ابن قیم کی مدح و ثنا ہے
کہین وصف نواب بھوپال کا ہے

٩ اسی مین وہ رہتے تھے مشغول ہر دم
سوا اسکے کوئی نہ تھا کار عالم

زمانے نے یکبارگی رخ جو بدلا
ضلالت کا جاتا رہا شور و غوغا
تو کم ہو گیا شرک و بدعت کا چرچا
تو سب پہ ادبار کا ابر چھایا

ہوئے انکے ظاہر فتن اور مکائد
کھلے اہل تربت پہ جملہ عقائد

یہ کس اہل سنت نے کی اتنی ہمت
کہ ڈھائی ہے انکے سرون پر قیامت
یہ کس شیر ملت نے کی اتنی جرأت
پڑا تہلکہ انمین اور خوف و دہشت

گیا دودھ کا دودھ پانی کا پانی
نہ باقی رکھی نام کو لن ترانی

یہ کسنے کی اس دور مین دین کی نصرت
بچایا ہزارون کا ایمان و ملت
یہ کسنے بچھایا ہے دشمن ہدایت
چھڑایا ہزارونسے شرک اور بدعت
کرائی اونھین سیر گلزارِ سنت
دکھائی اونھین راہِ دین و شریعت

یہ کسکی ہے ذات گرامی و عالی
یہ ہے کون باغ شریعت کا مالی
یہ ہے کون ترہت مین ملت کا والی
بساط جہان نیست از مرد خالی
قیامت تک اس دین کے حامی ناصر
رہینگے بعونِ خداوندِ قادر

ہزارون منزونکو ہے اک شیر کافی
ہے اک سنی صد ہا شیاطین کا نافی
یہی اہل حق کی ہے تمثیل وافی
ہزارون کی بیماریِ دین کا شافی
یہ جو کچھ لکھا مین نے حق و بجا ہو
ہوا بارہا ایسا اور ہو رہا ہے

مین لکھتا ہون اب اوسکا اسم گرامی
بیان گر کرون اوسکے اوصاف سامی
ہوا جو کہ ترہت مین سنت کا حامی
بزودے مسدس نیا بدتمامی
سنو عبد رحمن ہے نام معظم
محبی لقب ہے معزز مکرم

ہوا جبکہ فتنہ بپا نجدیون کا
یہ سمجھے کہ میدان خالی ہی ہوگا
کیا بیدھڑک اہل سنت پہ دھاوا
کرو خوب جل کے ضلالت کا افشا
سبھی حوصلے دل کے اپنے نکالو
جسے پاؤ اوسکو وہابی بنا لو

١٠
عــہ آپکا وطن موضع بونڈری پور ضلع مظفرپور علاقہ ترہت میں ہے ۱۲ منہ

نہین ہے یہان کوئی سنت کا واقی
نہ رہجائے ارمان کوئی جس سے باقی
دے جام ضلالت ہمین ایسا ساقی
سمجھ لینگے جب ہوگا یوم التلاقی
نہ ہے ہمکو خوف خدا او پیمبر
نہ اس سرزمین پر کوئی دین کا یاور

مگر ایک ہی شیر سنت تھا اوس جا
فلک کیا کہ عرش برین گونج اوٹھا
متا نعرہ کہ یا نبی اوسنے مارا
اودھر اوسکا نعرہ مدینے مین پہنچا
فلک سے ملک اوترے بہر اعانت
اودھر سے ہوئی شاہ عالم کی نصرت

خدا کے غضب اور قہر نبی کی
جلا خرمن شر رہا کچھ نہ باقی
گری نجدیون کے ذخیرے پہ بجلی
ہوئی اہل باطل کی برباد مٹی
پس از بہر دفع ندامت خجالت
ہوئی یاوہ گوئی پہ مائل طبیعت

مجھے سنانِ زبان و قلم سے
بھرا سب کے دامن کو خون الم سے
ہوا جھگڑنے آمادہ رب کے کرم سے
ہے وابستہ فتح و ظفر اوسکے دم سے
ضلالت سے اپنی پریشان ہوئے سب
ضلالت سے اپنی پشیمان ہوئے سب

مگر بغض ہے نجدیون کو حیا سے
نہین انکا اقرار خالی دغا سے
بھرے انکے سینے مین ظلم و جفا سے
نہین باز آتے یہ اپنی ادا سے
جو عاجز ہوئے ہان مین ہان ہین ملاتے
رہائی جو پائی تو پھر اپنی گاتے

نہین انکو اک حال پر استقامت ۔ بدلتا ہے رنگ انکا ساعت بساعت
نہین راستی راست گوئی کی عادت ۔ بھری انکی طینت ہین نار شرارت
اوٹھاتے ہین دین مین نئے فتنے ہر دم
سمجھتے ہین ہر کام سے اسکو اقدم

نئے شعبدے انکے افسون نرالے ۔ چلاتے ہین اون پر جو ہین بھولے بھالے
جو کم علم سنی ہین دیہات والے ۔ یہ اکثر دکھاتے ہین اونکو رسالے
اگر اونپہ ایمان لائے تو لائے
وگرنہ تذبذب کے میدان مین آئے

رسالے کی تعریف اللہ اکبر ۔ کہ سب ہے یہ احادیث و قرآن کا دفتر
چڑھاتے مصنف کو ہین آسمان پر ۔ کہ اسکا نہین علم مین کوئی ہمسر ۱۲
رسالہ جو دیکھو تو سنت کا قاطع
مصنف کو دیکھو تو شیطان کا تابع

سنی جب مجھ نے یہ پوری کہانی ۔ کہ گذری ہے حد سے لب لن ترانی
یہ اغوا مین بیشک ہین شیطان ثانی ۔ ہزارون کے مذہب پہ پھیرا ہے پانی
ہوا مستعد اور یہ کی اوسنے نیت
بچاؤ کسی طور مولے کی امت

مگر اب کرو کوئی تدبیر ایسی ۔ نہ ہرگز کبھی سر اوٹھائین یہ مغوی
رہین انکے فتنون سے محفوظ سنی ۔ نہ دیکھین کبھی راہ بد مذہبی کی
عقائد مسائل سے انکو خبر ہو
نہ پھر انپہ بد مذہبی کا اثر ہو

ولیکن ہو تدبیر اسکی بعجلت — کیا جائے یہ کام باشان و شوکت
اثر اسکا ہر قلب مین ہو بکثرت — نہ ہھکین رہ شرستے اہل سنت

مدد ہو حبیب خدا کی جو شامل (صلی اللہ علیہ وسلم)
نہین اسکا اتمام دشوار و مشکل

ہوا سمین غلطان و پیچان سمجھے — کیا جان نثاران سنت سے شوری
ہوئے متفق اسپہ ادنی و اعلی — کہ ہو منعقد مذہب حق کا جلسہ

شریک اوسمین ہون وارثان پیمبر
زمانے مین جنکا نہو کوئی ہمسر

خزان فتن کی ہے رخصت کی باری — بہار سنن کی ہے آتی سواری
۱۳ ہے چھڑکاؤ کرنیکو ابر بہاری — نسیم سحر کی عجب عطر باری

صبا نے چمن مین ہر اک کو ندا دی
کہ تیار ہو آگیا وقت شادی

بچھا مخمل سبز کا فرش ہر جا — چمن مین ہوا شادمانی کا چرچا
مسرت سے ہر ایک غنچہ تھا ایسا — نہین اپنے جامے مین پھولا سماتا

بفرط مواجید ہر شاخ گل کی
یہ حالت کہ بس اب زمین پر گریگی

کہین بلبل خوشنوا کے ترانے — کہین صلصل دلربا کے ترانے
کہین طوطی خوش ادا کے ترانے — کہین قمری نغمہ زا کے ترانے

چمن مین مسرت کا تھا شور برپا
جدھر دیکھیے شادمانی کا چرچا

غرض صورتِ حلِ مشکل نمایاں
ہوا جلسۂ اہلِ سنت کا سامان
ہوئی غیب سے با شکوہِ فراوان
بتوفیق مشکل کشا سے ہر انسان
وہ ہر ایک مشکل کو کرتا ہے آسان
نہ ہو کوئی رحمت سے اوسکی ہراسان

ہوئی اشتہاروں کی چھپکر اشاعت
مسرت ہوئی اونکو بیحد و غایت
سنی سنیوں نے جو تازہ بشارت
کہ آتا ہے اب وقت خیر و سعادت
وہ وقت مبارک خدا جلد لائے
کہ ہر اہل سنت مراد اپنی پائے

کروں حال ترہت میں کیا خوش بیانی
ہدایت کی ہوتی ہے اب حکمرانی ۱۴۱
ٹپکتی تھی ہر بیت سے شادمانی
برستا ہے اب نور و رحمت کا پانی
زمین نے سنا ذکرِ دین جبکہ ہوگا
تو چرخِ بریں پر دماغ اوسکا پہنچا

مکانوں میں اپنے ہر اک اہلِ سنت
ہوئی اہلِ فتنہ پہ برپا قیامت
بجاتا تھا حفظ و مسرت کی نوبت
عجب اونکی صورت عجب اونکی حالت
بعونِ الٰہی بامداد حضرت
اب آتی ہے اس دین حق کی حمایت

مجلے نے ہر عالم دین کو لکھا
اواخر میں ماہ صفر کے وہ ہوگا
کہ پوکھریرے میں دین حق کا ہے جلسہ
یہاں انکا سفر آپ کیجے گوارا
یہ ہے کار دینی ضرور آئیگا
ہدایت شریعت کی فرمائیگا

غرض یہ کہ تشریف لائے وہ فاضل — نہین جنکا ہندوستان مین مماثل
ٹھہرتا نہین جنکے سایے سے باطل — زیارت سے جنکی ہون آثام زائل

سنو اونکے لکھتا ہون اسمای سامی
جو تشریف لاکر ہوئے دین کے حامی

محدث مفسر فقیہون مین نامی — وصی احمد[لہ] اونکا ہے اسم گرامی
ہے تحدیث کی اونپہ بیشک تمامی — شب و روز رہتے ہین سنت کے حامی

لرزتے ہین گمراہ صورت سے اونکی
خصوصًا وہابی و نجدی و ندوی

وہ تدریس مین فی زمانہ ہین یکتا — وہ افتا مین رکھتے نہین مثل اپنا
۱۵ ہے گرچہ کمال اونکو ہر علم و فن کا — مگر ہین احادیث پر جان سے شیدا

شب و روز کرتے ہین دین کی حمایت
مٹاتے ہین دنیا سے شرک و ضلالت

لہ آپ کا وطن شہر سورت اور جای اقامت پیلی بھیت ہے۔ آپ کی جامعیت و حسن لیاقت و حمایت سنت واماتت بدعت آفاق مین مشہور ہے۔ آپکے تلمیذ فارغ التحصیل آج بڑے بڑے مدرس ہین اور تمام کتابین نہایت خوبی سے پڑھاتے ہین پھر آپ کی علمی لیاقت کا کیا پوچھنا پیلی بھیت مین خاص آپ ہی کے سبب سے مدرسۃ الحدیث میدان ظہور مین آیا۔ اوس سے چشمہ فیض ہر طرف جاری ہوا تشنگان علوم و فنون آتے اور بہت جلد سیراب ہو کر چلے جاتے ہین۔ کتب احادیث صحاح ستہ کا دورہ ہر سال تمام ہوتا ہے۔ اثنای درس مین مذہب اہل سنت کی تائید۔ بد مذہبی کا رد شدید احادیث سے پایہ ثبوت کو پہنچایا جاتا ہے جسکا اثر یہ ہوتا ہے کہ جو طالب علم فارغ ہو کر اس مدرسے سے نکلا او سپر بد دینی کا جادو کبھی اثر نہین کرتا۔ گویا مذہب حق کے سانچے مین ڈھلا ہوا نکلا۔ غرض کہ ہندوستان بھر مین سنیون کا مدرسۃ الحدیث یہی ہے۔ اسکے سوا کوئی دوسرا نہین۔ اللہ جل جلالہ اسکو قائم و دائم رکھے اور حضرت محدث صاحب کی عمر گرامی مین برکت بخشے آمین بحرمت سید الانام علیہ الصلاۃ والسلام ۱۲ منہ

فیوض اونکے جاری رہین تا قیامت
بڑہے عمر اونکی رہین وہ سلامت
رہین وہ زمانے مین با صد کرامت
ملے حشر مین عز و قرب و زعامت[1]

وسیلے سے اپنے نبی کے الٰہی
دعا ہو یہ مقبول اس پر گنہ کی

لقب جنکا قاضی وہ ممدوح عالم
حمایت مین رہتے ہین سنت کی ہر دم
ہو عبد و حمید اونکا نام مکرم
سمجھتے ہین ہر کام سے انکو اقدم

کیا صرف مالِ کثیر اور ہین کرتے
غوی و شقی نام سے اونکے ڈرتے

وہ ہین چرخ تقریر کے بدرِ انور
قضا را کوئی اونسے باطل کا یاور
نہین گفتگو مین کوئی اونکا ہمسر
ہوا جب مکالم گیا منہ کی کھاکر

بہاری کو آئی یہ نوبت ہو اکثر
ہوا پیش قاضی زبر زیر ابتر

16

انھین نے بعون و بتوفیق باری
کہ شائع ہو اک پرچۂ ماہواری
کیا مطبع دین کو پٹنے مین جاری
ہمیشہ رہے اوس سے سنت کی یاری

ہو قاضی کے دم سے یہ مذہب کی نصرت
فیوض اونکے دائم رکھے رب عزت

[1] یہ صاحب اعانت سنت اماتت بدعت مین وحید تھے۔ پٹنہ عظیم آباد مین پیدا ہوگئے اور اسی شہر مین ہو ربیع الاول شریف ۱۳۲۶ھ کو انتقال کر گئے۔ ۳۶ سال ۷ ماہ ۲۳ دن کی عمر پائی اتنی ہی عمر مین بڑے بڑے دینی کام انجام کو پہنچا گئے۔ ہزارون روپے دین پر لٹا گئے۔ حمایت سنت مین ہر وقت جان و مال سے مستعد رہتے۔ اسلام کا بول بالا کرنے مین طرح طرح کی تکلیفین سہتے اور کچھ پروا نکرتے تھے غفر اللہ تعالیٰ ذنوبہ وستر عیوبہ وجعل مثواہ دار السلام وحشرہ فی زمرۃ اولیائہ الکرام آمین یا خالق الانام اس سے مفصل حالِ مرحوم و مغفور پرچۂ تحفۂ حنفیہ بابت ماہ صفر ۱۳۲۶ھ مین لکھا گیا ہے ۱۲ منہ

(باقی در پرچۂ آیندہ)

ای محبانِ سنن وہ شہرِ سنت اٹھ گیا	کرتا تھا اسلام پر جو جان و مال اپنا نثار
چاہیے موقوف کیجیے اپنے اس پرچے کو یا	خواہ جاری کیجیے اب ہے آپ ہی کو اختیار

یہ پرچہ کوئی معمولی پرچہ نہیں کہ ادھر دیکھا اودھر گوشۂ گمنامی میں ڈال دیا بلکہ یہ بہت بڑا دینی حامی بدمذہبی و بدعات کا ماحی ہے جسے سب دیندار و نیکوکار علما و فضلا عالی دماغ اسکو حرزِ دین و ایمان بناتے اور بحفاظت تمام نہایت عزت و اکرام کے ساتھ اپنے پاس رکھتے نگاہ قدر و عظمت سے اسکو دیکھتے ہیں۔ احاطہ بمبئی پنجاب۔ مدراس۔ بنگال۔ کاٹھیاواڑ۔ گجرات۔ بندیل کھنڈ۔ امصار مغربی و شمالی و اودھ و دور دور ملک افریقہ۔ آسام حتی کہ مکہ معظمہ میں جاتا اور اپنے بحرِ فیض ملت حقہ سے ایک عالم کو سیراب کرتا ہے۔

یہ بات مسلم ہو چکی ہے کہ یہ پرچہ ہیں جتنے ہیں سو ان کے مذہب کا بہت بڑا ہی خواہ اور سچا ہمدرد ہے اور اس آخر زمانے میں حضرات اہلِ سنت کو اسکی سخت ضرورت ہے۔ اسی وجہ سے مرحوم و مغفور نے اسکی اشاعت کو جملہ امورِ خیر سے اہم و اعظم اور اپنا فرض دینی سمجھ لیا تھا اور بارہا اس امر کو ظاہر فرمایا کہ مدرسے پر اسکو میں ترجیح دیتا اور اسکی اشاعت سے زیادہ مسرور ہوتا ہوں۔ انشاء اللہ تعالیٰ اپنی حیات بھر اسکو جاری و قائم رکھونگا چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ اب سرسری نگاہ میں اسکا چلنا بہت دشوار خیال کیا جاتا ہوگا لیکن بدقّتِ غور سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ حمایتِ دین کسی ایک شخصِ خاص پر موقوف نہیں۔ قیامت تک اسکا بول بالا رہیگا اور محبانِ مذہب ہر قرن میں اپنا جان و مال اسکی حمایت و نصرت میں فدا کرتے رہینگے۔

اگر تمام خریدار بھی سالانہ چندہ عنایت فرمایا کریں تو اسکے مصارف نکل آیا کریں لیکن وہ بالکل توجہ نہیں فرماتے الا ماشاء اللہ۔ فی صدی زیادہ سے زیادہ دس صاحب ایسے نکلینگے جو بالالتزام سالانہ رقم عنایت فرماتے ہوں۔ ای خیرخواہانِ سنت وہ وقت نہیں البتہ اسکی امداد آپ پر فرض ہے اگر ایسے وقت نازک میں توجہ نہ فرمائینگا تو یاد رکھیے آپ کا یہ پرچہ معاذ اللہ بند ہو جائیگا اور مذہب پر جسقدر اسکے بند ہونے کا صدمہ پہنچیگا وہ ظاہر ہے میرے عرض کرنے کی ضرورت نہیں (ابو المساکین مہتمم تحفہ)

شرائط

(۱) تحفہ کا پرچہ اور رسالہ محصول الگ مرحمت فرما کر مفت طلب کیجیے
(۲) بغیر وصولی قیمت کے پرچہ جاری نہ ہوگا ۔
(۳) مخالف مذہب اہل سنت مضامین کی اشاعت ہرگز نہیں ہوگی
(۴) جس کا مضمون جس پرچہ میں ہوگا وہ اوسکو ہدیہ دیگا ۔
(۵) جو صاحب دس خریدار بہم پہنچائینگے سال بھر
تک پرچہ ہدیہ پاینگے ۔
(۶) تحفہ حنفیہ میں مدارس اہل سنت کو درخواست کرنے پر
(۷) ایک اشاعت تحفہ حنفیہ کی کا پرچہ مفت ملیگا
(۸) بضرورت معمولی مضامین نظم و نثر طبع نہونگے
(۹) مطبوعہ تحریر بغیر اجرت طبع نہوگی الا بالضرورت ۔

ضروری

(۱) یہ رسالہ ماہوار چھپکر
(۲) ارسال زر و خطوط
قاضی محمد عبد الوحید
پٹنہ محلہ لودی کٹرہ سے
(۳) مضامین نظم و نثر محقق دینیات کی بالتوسع وقت
تصدیق کرکے طرف توجہ کیجاوے اصحت مضمون
اخلاق کی باتیں تمام مقالہ کی عبارت میں مضمون
(۴) صاحبان سے عبارت عربیہ فارسیہ
تاکہ ملحوظ رہے ہوں مضمون کی اشاعت
میں قدر و منزلت ہو اور عبارات منقول
ساتھ اصل کتاب کے ملائیں ۔
(۵) مطبوعہ مضامین جو تحفہ میں چھپ جاویں لکھنا ضروری

شرح ہدیہ تحفہ حنفیہ مع محصول ڈاک وغیرہ

(۱) بیرونجات کے لیے سالانہ عہ (۲) شہر والونکے واسطے سالانہ عہ (۳) والیان ریاست
سے اونکی ہمت کے عنایت فرمائین (۴) نسبت اجرت اشتہارات وتبادلہ پرچہ خط وکتابت کرنا چاہیے ۔
تحفہ حنفیہ کی اجلدین دفتر میں بغرض فروخت موجود ہیں یکمشت ۱ جلد کی قیمت ہے متفرق پرچہ فی جلد
واضح ہو کہ تحفہ حنفیہ کی ابتدائی اشاعت جمادی الاولی ۱۳۱۵ھ سے ہوئی لہذا ایک جلد میں چار پرچے کمی ہوئی
اور شائقین کی کثرت سے ماہ جمادی الاولی ۱۳۱۶ھ و ماہ محرم وصفر و ربیع الاول و ربیع الآخر ۱۳۱۷ھ
اور ماہ محرم ۱۳۱۹ھ کے پرچے دفتر میں نہیں ہیں قیمت مندرجہ بالا میں ان سب پرچوں کی کمی ہے

اندراج تحفہ کے لیے مضامین حسب تفصیل ذیل مرحمت فرمائیے

عمدہ نظم حمد و نعت مسائل فقہیہ مفیدہ ۔ فتاوی جدیدہ ۔ تائید مذہب سنیان ۔ تردید بد مذہبان ۔ بزرگان کے
تاریخی حالات ۔ سچے واقعات ۔ عمدہ نصائح ۔ رسوم بد کے قبائح ۔ مضامین طرز معاشرت واخلاق ۔
وصلاۃ وحج و زکوۃ اور ائمہ اربعہ کے متعلقات کے مسائل ضروریہ مفتی بہا وغیرہ